مسلسل اشاعت کے 63 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

15 اکتوبر 2024ء، 11 ربیع الثانی 1446 ہجری، یکم کاتک 2081 بکرمی

گندم نمبر

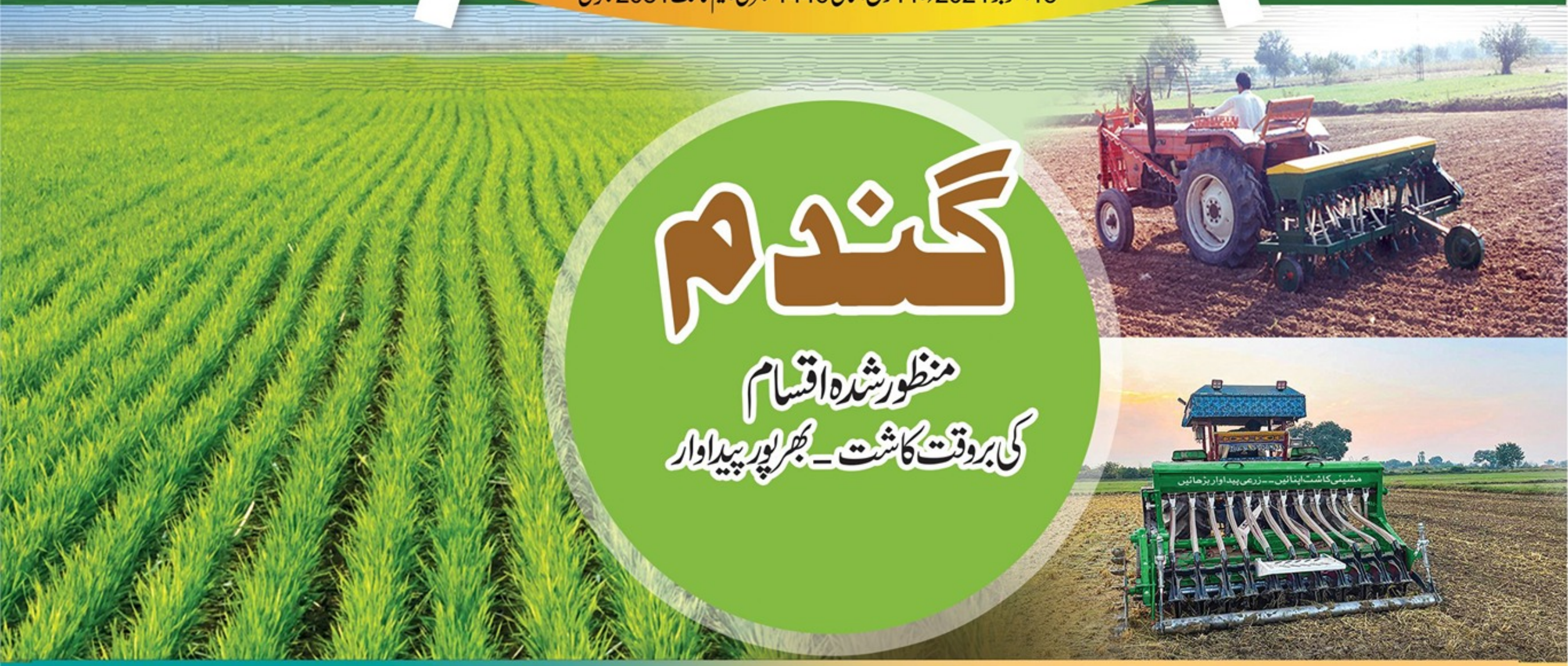

گندم

منظور شدہ اقسام
کی بروقت کاشت ۔ بھرپور پیداوار

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات محکمہ زراعت حکومت پنجاب 21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

Scan for Website
Scan for YouTube
Scan for Facebook
Scan for Tik Tok

کسان خوشحال
پنجاب خوشحال

کنٹرول کیلئے سموگ

دھان کی باقیات کو آگ لگانا غیر قانونی عمل

- کاشتکار دھان کی کٹائی کے بعد اسکی باقیات (مڈھوں اور پرالی وغیرہ) کو آگ ہرگز نہ لگائیں۔
- دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے فضائی آلودگی میں اضافہ کے علاوہ زمین میں موجود نامیاتی مادہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے۔
- دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے سے دھواں سموگ کا باعث بنتا ہے جو انسانی جانوں اور صحت کے لیے خطرہ ہے۔
- دھان کی کٹائی کے بعد سپر سیڈر کے استعمال سے کاشتکار دھان کی باقیات کو زمین میں ملانے کے ساتھ ساتھ گندم کی بوائی بھی کر سکتے ہیں۔

خبردار!

دھان کی باقیات کو آگ لگانا قانوناً جرم ہے

دھان کی باقیات کو آگ لگانے کی صورت میں گرفتاری، سزا اور جرمانہ بھی ہو سکتا ہے

وزیر اعلیٰ پنجاب
سموگ کنٹرول پروگرام کے تحت

دھان کی باقیات کو سائنسی بنیادوں پر کارآمد بنانے کیلئے تاریخ میں پہلی بار

سپر سیڈرز کی 60 فیصد سبسڈی پر فراہمی

5 ارب روپے کی لاگت سے 5 ہزار سپر سیڈرز فراہم کیے جا رہے ہیں

سموگ ایمرجنسی ہاٹ لائن **1373**

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) **0800-17000** صبح 8:00 بجے سے رات 8:00 بجے تک کال کریں

Scan for website

Scan for facebook

Green Punjab

محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات پنجاب، لاہور

مسلسل اشاعت کے 63 سال

پندرہ روزہ

زراعت نامہ

لاہور

15 اکتوبر 2024ء، 11 ربیع الثانی 1446 ہجری، یکم کاتک 2081 بکرمی

مجلس ادارت

نگران: افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب

مدیر اعلیٰ	نوید عصمت کاہلوں
مدیر	رائے مدثر عباس
معاون مدیر	ریحان آفتاب
آن لائن ایڈیشن	محمد ریاض قریشی
گرافکس	ابرار حسین
کمپوزنگ	کاشف ظہیر
پروف ریڈنگ	سعدیہ منیر
فوٹو گرافی	عبدالرزاق، عثمان افضال

فہرست مضامین

- اداریہ: عالمی یوم خوراک اور حکومتی ترجیحات 5
- گندم کی کاشت 6
- کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت 21
- زرعی سفارشات 23

جلد 63 شمارہ 20

نظامت اعلیٰ زرعی اطلاعات محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

21- سر آغا خان سوئم روڈ، لاہور

042-99200729,99200731

www.agripunjab.gov.pk dainformation@gmail.com

www.facebook.com/AgriDepartment YouTube: @zaratnama

: @agri_department Instagram: @agripunjab TikTok: @agripunjabpk

ریسرچ انفارمیشن یونٹ
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کیمپس، جھنگ روڈ
فیصل آباد- فون: 041-9201653

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر فارم، اولڈ شجاع آباد روڈ
ملتان- فون: 061-9201187

میڈیا لائزان یونٹ
ایگریکلچر کمپلیکس شمس آباد، مری روڈ
راولپنڈی- فون: 051-9292165

ارشادِ باری تعالیٰ جل جلالہ

اورایک نشانی ان کے لیے زمین مردہ ہے کہ ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس میں سے اناج اُگایا پھر یہ اس میں سے کھاتے ہیں اور اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ پیدا کیے اور اس میں چشمے جاری کر دیئے تاکہ ان کے پھل کھائیں اور ان کے ہاتھوں نے تو ان کو نہیں بنایا پھر کیا یہ شکر نہیں کرتے؟ (یٰسین:33تا35)

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ام المومنین عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ میں نے خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک یہ کالا دانہ (کلونجی) سام کے علاوہ ہر بیماری کی دوا ہے۔ میں نے کہا کہ سام کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا "موت"

(کتاب االطب: مختصر صحیح بخاری: 1965)

فرمانِ قائدؒ

میں آپ کو مصروف عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں کام کام اور بس کام۔ سکون کی خاطر، صبر و برداشت اور انکساری کے ساتھ اپنی قوم کی سچی خدمت کرتے جائیں۔ (آل انڈیا مسلم لیگ، سٹوڈنٹ کانفرنس جالندھر 15 نومبر 1942)

فرمودۂ اقبالؒ

ہے شعرِ عجم گرچہ طربناک و دل آویز
اس شعر سے ہوتی نہیں شمشیر خودی تیز
افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستان
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز (شعرِ عجم: ضرب کلیم)

اداریہ

عالمی یوم خوراک اور حکومتی ترجیحات

عالمی ادارہ خوراک وزراعت کی طرف سے اس سال "بہتر زندگی اور بہتر مستقبل کیلئے خوراک کا حق" کو عالمی یوم خوراک کا موضوع بنایا گیا ہے کیونکہ غذائیت سے بھرپور خوراک حاصل کرنا ہر انسان کا بنیادی حق ہے جو کہ بہتر زندگی اور مستقبل کی ضمانت ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک وزراعت کے زیر اہتمام ہر سال عالمی یوم خوراک 16 اکتوبر کو پوری دنیا میں منایا جاتا ہے جس کا بنیادی مقصد عالمی سطح پر غذائیت سے بھرپور خوراک کی فراہمی اور پیداوار میں اضافہ سے متعلق آگاہی پیدا کرنا ہے۔ دنیا بھر میں اس دن خوراک کی فراہمی سے متعلقہ مختلف قسم کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں بنی نوعِ انسان کو خوراک بارے درپیش مسائل کا حل تجویز کیا جاتا ہے جن کی روشنی میں مختلف ممالک زرعی پیداوار میں اضافہ اور بہتر غذا کے حصول کیلئے حکمت عملی وضع کرتے ہیں۔

ورلڈ فوڈ پروگرام کے حالیہ سروے کے مطابق گلوبل ہنگر انڈیکس (Global Hunger Index) میں 129 ممالک میں سے پاکستان 99 ویں نمبر پر ہے اور اس کی 20.5 فیصد آبادی خوراک کی کمی کا شکار ہے۔ صوبہ پنجاب ملکی فوڈ باسکٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف نے برسرِ اقتدار آتے ہی ٹرانسفارمنگ پنجاب ایگریکلچر پلان مرتب کرنے کیلئے سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت پنجاب اور افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب کو خصوصی ٹاسک سونپا جس کے نتیجہ میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے تاریخ ساز کسان دوست پیکیج 400 ارب روپے سے زائد خطیر رقم سے متعارف کرایا گیا۔ 150 ارب روپے کی لاگت سے وزیر اعلیٰ پنجاب کسان کارڈ کے ذریعے بلاسود آسان زرعی قرضہ جات کی فراہمی۔ فارم میکانائزیشن کو فروغ دینے کیلئے 30 ارب روپے کی لاگت سے پہلے مرحلے میں 9500 گرین ٹریکٹرز 10 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی۔ 9 ارب روپے کی لاگت سے بجلی و ڈیزل پر چلنے والے 7000 زرعی ٹیوب ویلز کی سولر سسٹم پر منتقلی کے علاوہ 2 ارب روپے کی لاگت سے کاشتکاروں کو جدید زرعی مشینری و آلات 60 فیصد سبسڈی پر فراہم کئے جا رہے ہیں۔ 1.25 ارب کی لاگت سے 4 ماڈل ایگری مالز کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جہاں کاشتکاروں کو ایک ہی جگہ پر، زرعی مداخل اور ٹیکنیکل ایڈوائزری فراہم کی جائے گی۔ علاوہ ازیں 1 ارب روپے کی لاگت سے سویابین، کینولہ اور تل کی کاشت اور پیداوار میں اضافہ کے پروگرام پر عمل درآمد۔ 2 ارب روپے کی لاگت سے وزیر اعلیٰ پنجاب زرعی گریجوایٹس انٹرن شپ پروگرام کے تحت پہلے مرحلہ میں 993 زرعی گریجوایٹس کی بھرتی اور 60 ہزار روپے ماہانہ وظیفہ۔ 3 ارب روپے کی لاگت سے پیاز اور ٹماٹر کی موسمی اور غیر موسمی کاشت کے فروغ اور پیداوار میں اضافہ کیلئے انقلابی منصوبہ شروع کیا گیا ہے۔ 1.2 ارب روپے کی لاگت سے ترشاوہ باغات کی بحالی اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ترشاوہ پھلوں پر جدید تحقیق کیلئے سنٹر آف ایکسیلنس کا قیام قابل ذکر ہیں۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ موجودہ حکومت کے ملکی تاریخ میں پہلی بار متعارف کرائے گئے ان کسان دوست اقدامات سے نہ صرف ملکی غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد ملے گی بلکہ دیہی معیشت میں بہتری سمیت زرعی اجناس کی برآمدات میں اضافہ اور ملکی معیشت مستحکم ہوگی۔

گندم کی کاشت

گندم پاکستان میں سب سے زیادہ رقبہ پر کاشت ہونے والی اہم ترین فصل ہے۔ یہ غذائی تحفظ کی ضمانت کے ساتھ معاشرتی استحکام کا باعث بھی ہے۔ دنیا میں غذائی اجناس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے گندم کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ صوبہ پنجاب میں گزشتہ برس گندم کی فصل تقریباً ایک کروڑ 74 لاکھ ایکڑ سے زائد رقبہ پر کاشت کی گئی جس سے 2 کروڑ 32 لاکھ ٹن سے زائد پیداوار حاصل ہوئی۔ آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے سبب گندم کی ملکی ضروریات میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ اسے پورا کرنے اور گندم کی فصل کو مزید منافع بخش بنانے کے لئے گندم کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ناگزیر ہے۔ منظور شدہ ترقی دادہ اقسام کی کاشت اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی کو بروئے کار لا کر گندم کی پیداوار میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

گزشتہ سال گندم کے رقبہ میں اضافہ کے محرکات

سال 24-2023 میں گذشتہ سال کی نسبت گندم کے رقبہ میں تقریباً 8.9 فیصد اضافہ ہوا جس کے محرکات مندرجہ ذیل ہیں۔

- حکومت کی طرف سے "زیادہ گندم اُگاؤ" کے نام سے ایک جامع مہم چلائی گئی اور کاشتکاروں کی زیادہ گندم کاشت کرنے کے حوالہ سے حوصلہ افزائی ہوئی
- گندم کی امدادی قیمت بروقت مقرر کر دی گئی
- تیلدار فصلات اور بہاریہ مکئی کا رقبہ کم ہوا اور گندم کی طرف منتقل ہوا

گزشتہ سال گندم کی اوسط پیداوار میں اضافہ کے محرکات

سال 24-2023 میں گذشتہ سال کی نسبت گندم کی اوسط پیداوار میں تقریباً 4.8 فیصد اضافہ ہوا جس کے محرکات مندرجہ ذیل ہیں۔

- چاول اور کپاس کی جلد تیار ہونے والی اقسام کی کاشت کی وجہ سے گندم کی فصل کی زیادہ بوائی بروقت یعنی نومبر کے مہینہ میں ہوئی
- مارچ اور اپریل کے مہینوں میں دانہ بننے اور بھرتے وقت درجہ حرارت فصل کے لئے سازگار رہا جس سے دانوں کی تعداد، سائز اور وزن میں اضافہ ہوا

- ترقی دادہ، زیادہ پیداوار دینے والی، موسمی تبدیلیوں سے بہتر طور پر مطابقت رکھنے والی اور کنگی کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کی منظوری اور کاشت کے لئے بیج کی دستیابی
- بہتر قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت کی وجہ سے تیلے اور کنگی کا حملہ کم ہوا
- تصدیق شدہ بیج کی دستیابی کے سبب نسبتاً زیادہ رقبہ پر تصدیق شدہ بیج کی کاشت
- محکمہ زراعت کی طرف سے کسانوں کو دیہات کی سطح پر گندم کی نئی منظور شدہ ترقی دادہ اقسام کی اہمیت بارے تربیت دی گئی جس کے سبب پرانی، غیر منظور شدہ اقسام کی بجائے نئی ترقی دادہ اقسام کی زیادہ رقبہ پر کاشت
- پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا کے ذریعے باقاعدگی سے موسمی صورتِ حال، فصل کی بہتر دیکھ بھال اور کھادوں کے متوازن استعمال کی ترغیب
- زرعی مداخل کی فراہمی سے متعلقہ حکومتی اقدامات

ماخوذ پیداواری منصوبہ گندم 25-2024، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب

سفارش کردہ اقسام

برائے آبپاش علاقہ جات

نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء	نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء
1	عروج-22	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2022	11	اکبر-19	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2019
2	نشان-21	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2021	12	بھکرسٹار-19	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2019
3	دِلکش-20	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021	13	غازی-19	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	2019
4	سبحانی-21	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021	14	فخر بھکّر-17	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2017
5	ایم ایچ-21	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021	15	اناج-17	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2017
6	ڈیورم-2021	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2021	16	اجالا-16	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2016
7	صادق-21	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2021	17	زنکول-16	این اے آر سی، اسلام آباد	2016
8	نواب-21	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ بہاولپور	2021	18	بورلاگ-16	این اے آر سی، اسلام آباد	2016
9	این اے آر سی سپر	این اے آر سی، اسلام آباد	2021	19	جوہر-16	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	2016
10	رہبر-21	نیلم سیڈ کمپنی جہانیاں	2021	20	فیصل آباد 2008	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2008

برائے بارانی علاقہ جات

نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء	نمبر شمار	قسم	ادارہ	سن اجراء
1	عروج-22	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	2022	5	بارانی-17	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2017
2	نشان-21	ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر	2021	6	فتح جنگ-16	بارانی زرعی ترقیاتی اسٹیشن، فتح جنگ	2016
3	ایم اے-21	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	2021	7	پاکستان-13	این اے آر سی، اسلام آباد	2013
4	مرکز-19	این اے آر سی، اسلام آباد	2019				

اقسام سے متعلقہ ضروری نوٹ

- ڈیورم- 2021 گندم کی الگ نوعیت کی قسم ہے جو صنعتی استعمال یعنی پاستہ مصنوعات (نوڈلز وغیرہ) بنانے کے لئے موزوں ہے
- عروج-22 و نشان-21 آبپاش و بارانی دونوں علاقہ جات کے لئے منظور شدہ ہے
- صادق-21 اور نواب-21 جنوبی پنجاب میں کاشت کے لئے زیادہ موزوں ہیں
- فیصل آباد-2008 ، پاکستان-13 اور بارانی-17 گنگی سے متاثر ہوتی ہیں لہٰذا ان کو کم رقبہ پر کاشت کیا جائے
- اکبر-19، نواب-21 اور زنکول-16 غذائیت کے اعتبار سے نسبتاً زنک کی زیادہ مقدار کی حامل اقسام ہیں

گندم کی سفارش کردہ اقسام کی خصوصیات

سفارش کردہ اقسام کی چیدہ چیدہ خصوصیات ذیل میں دی گئی ہیں، صادق-21 اور غازی-19 کے دانوں کا رنگ امبر ہے اور باقی سب کے دانوں کا رنگ شربتی ہے۔

نمبر شمار	قسم گندم	قد (سینٹی میٹر)	پتے کی ساخت	پتے کا پھیلاؤ (سینٹی میٹر)	پختہ فصل پر سٹے کا رنگ	سٹے میں دانوں کی اوسط تعداد	ایک ہزار دانوں کا اوسط وزن (گرام)	پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ)	موزوں وقت کاشت
01	عروج-22	115-110	نیم خمیدہ	2.00	زردی مائل	70-65	45-40	76	یکم نومبر تا 10 دسمبر
02	نشان-21	110-105	نیم سیدھا	2-1.5	زردی مائل سفید	75-70	42-40	75	یکم نومبر تا 30 نومبر
03	دلکش-20	115-105	نیم سیدھا	2.5	زردی مائل	65-60	44-42	71	یکم نومبر تا 10 دسمبر
04	سبحانی-21	115-105	نیم سیدھا	2.6	زردی مائل سفید	65-55	42-40	70	یکم نومبر تا 20 نومبر
05	ایم ایچ-21	118-105	نیم سیدھا	2.5	زردی مائل	65-60	40-38	70	یکم نومبر تا 10 دسمبر
06	ڈیورم 2021	100-96	نیم سیدھا	2.00-1.8	سفیدی مائل	65-55	39-37	70	یکم نومبر تا 30 نومبر
07	صادق-21	115-110	نیم سیدھا	2.5	سفید	70-60	42-40	70	یکم نومبر تا 15 نومبر
08	نواب-21	110-100	نیم سیدھا	2.5	زردی مائل سفید	70-65	45-40	70	یکم نومبر تا 30 نومبر
09	این اے آر سی سپر	98-95	سیدھا	2.00	زردی مائل سفید	56	48	70	یکم نومبر تا 20 نومبر
10	رہبر-21	110-102	نیم سیدھا	2.2	زردی مائل سفید	70-60	48-40	75-60	یکم نومبر تا 30 نومبر
11	اکبر-19	120-115	نیم سیدھا	2.2	سفیدی مائل	70-65	42-40	75	یکم نومبر تا 10 دسمبر
12	بھکر سٹار 19	110-105	نیم سیدھا	2.00	زردی مائل سفید	70-65	46-42	80-75	یکم نومبر تا 10 دسمبر
13	غازی-19	100-95	نیم سیدھا	2.4	سفید	80-70	45-42	70-65	یکم نومبر تا 30 نومبر
14	پاکستان-13	112	نیم سیدھا	2	زردی مائل سفید	60	42 - 41	72	20 اکتوبر تا 15 نومبر
15	اجالا-16	105-95	سیدھا	2.8-2.6	سفید	60-54	40	75	یکم نومبر تا 10 دسمبر
16	بورلاگ 16	103	نیم سیدھا	2.0	زردی مائل سفید	65	48	72	یکم نومبر تا 20 نومبر
17	جوہر-16	105-100	نیم سیدھا	2.5-2.0	سفید	50-45	40-37	70	یکم نومبر تا 15 نومبر
18	ایم اے 21	108-96	نیم سیدھا	2.00-1.5	زردی مائل	65-60	44-40	60	5 اکتوبر تا 15 نومبر
19	مرکز-19	107	نیم سیدھا	108	زردی مائل سفید	69	36	65	20 اکتوبر تا 15 نومبر
20	فتح جنگ 6	105-110	سیدھا	1.68-1.45	زردی مائل سفید	52	50-48	60	15 اکتوبر تا 15 نومبر

نمبر شمار	قسم گندم	قد (سینٹی میٹر)	پتے کی ساخت	پتے کا پھیلاؤ (سینٹی میٹر)	پختہ فصل پر سٹے کا رنگ	سٹے میں دانوں کی اوسط تعداد	ایک ہزار دانوں کا اوسط وزن (گرام)	پیداواری صلاحیت (من فی ایکڑ)	موزوں وقت کاشت
21	زنکول 16	110	نیم سیدھا	1.8	زردی مائل سفید	63	47-35	65	یکم نومبر تا 20 نومبر
22	فخر بھکر-17	110-105	نیم سیدھا	2	سفیدی مائل	75-70	42-40	75	یکم نومبر تا 15 نومبر
23	اناج-17	115-105	سیدھا	2.8-2.6	زرد	55-50	40	80-75	یکم نومبر تا 10 دسمبر
24	بارانی-17	95	نیم سیدھا	2.00	سفید	62	40-35	61	15 اکتوبر تا 15 نومبر
25	فیصل آباد 2008	110-98	نیم سیدھا	1.8-1.7	زردی مائل	45	40	61	یکم نومبر تا 10 دسمبر

نوٹ: عروج-22 اور نشان-21 کی سفارش بارانی علاقوں کے لئے بھی کی گئی ہیں لہٰذا بارانی علاقوں میں ان کی کاشت بارانی علاقہ جات کے لئے سفارش کردہ وقت کاشت کے مطابق کریں۔

گندم کا وقتِ کاشت

آبپاش علاقہ جات	بہترین وقتِ کاشت یکم نومبر تا 20 نومبر ہے تاہم 30 نومبر تک گندم کی کاشت کی جاسکتی ہے۔ اگر پچھیتی کاشت ضروری ہو تو کچھ مجوزہ اقسام 10 دسمبر تک کاشت کی جاسکتی ہیں۔
بارانی علاقہ جات	15 اکتوبر تا 15 نومبر، تاہم زمین میں میسر نمی اور درجہ حرارت کو مدِنظر رکھتے ہوئے بوائی اکتوبر کے پہلے ہفتہ سے شروع کی جاسکتی ہے۔

پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی

تحقیق کے مطابق پچھیتی کاشتہ فصل کی پیداوار میں روزانہ کی بنیاد پر بتدریج کمی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ دانہ بننے اور بھرنے کے دوران اگر درجہ حرات زیادہ بڑھ جائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں نمایاں کمی آتی ہے۔ مزید یہ کہ پچھیتی کاشت میں بیج اُگنے میں زیادہ دن لیتا ہے، پودا شگوفے کم بناتا ہے اور سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں۔

موسمیاتی تبدیلیاں اور گندم کا وقتِ کاشت

آب وہوا میں ہونے والی غیر متوقع تبدیلیوں یعنی Climate change کے اثرات فصل کے وقت کاشت پر مرتب ہورہے ہیں۔ تجربات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اگر دسمبر کے مہینے میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہے تو اگیتی کاشتہ گندم زیادہ متاثر ہوتی ہے اور اگر مارچ اور اپریل کے مہینوں میں درجہ حرارت معمول سے زیادہ ہوجائے تو پچھیتی کاشتہ گندم کی پیداوار میں کمی آتی ہے۔ لہٰذا سفارش کردہ وقت پر گندم کی فصل کاشت کریں تاکہ آب وہوا میں ہونے والی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو کم سے کم کیا جاسکے۔

شرح بیج

آبپاش علاقہ جات

بلحاظ وقتِ کاشت درج ذیل شرح بیج رکھیں۔ اگاؤ کی شرح 85 فیصد سے زیادہ ہو، بصورت دیگر شرح بیج میں اس کے مطابق اضافہ کرلینا چاہیے۔

وقتِ کاشت	شرح بیج
یکم نومبر تا 20 نومبر	40 تا 45 کلوگرام فی ایکڑ
21 نومبر تا 10 دسمبر	50 کلوگرام فی ایکڑ

بارانی علاقہ جات

بارانی علاقوں میں بیج کی شرح 50 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں

نوٹ

- پچھیتی کاشت میں بیج کی شرح ایک حدتک بڑھانے سے بنیادی شاخوں میں اضافہ ہوتا ہے جس سے پیداوار پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ مزید براں شرح بیج میں مذکورہ اضافہ جڑی بُوٹیوں کے کنٹرول کے لئے بھی معاون ثابت ہوتا ہے کیونکہ فصل کے پودوں کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے جڑی بُوٹیوں کو پھلنے پھُولنے کا موقع کم ملتا ہے۔

بیج کی دستیابی

گندم کی ترقی دادہ اقسام کا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور رجسٹرڈ پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں کے ڈپوؤں اور ڈیلروں سے دستیاب ہے۔ کاشتکار اس سہولت سے فائدہ اُٹھائیں اور بیماریوں سے پاک، تصدیق شُدہ بیج استعمال کریں۔ اس سال پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس گندم کی مختلف اقسام کا تصدیق شُدہ بیج تقریباً مندرجہ ذیل مقدار میں دستیاب ہے۔ کاشتکار بیج خریدتے وقت تصدیق شُدہ بیج کے متعلقہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن کے ٹیگ کی تسلی ضرور کریں۔

قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)	قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)	قسم	تھیلے (فی 50 کلوگرام)
اکبر-19	316698	ایم اے-21	3428	نشان-21	39507
دلکش-20	310377	سبحانی-21	15259	ایم ایچ-21	2182
فخر بھکر-17	32680	نواب-21	16952	صادق-21	4266
عروج-22	96431	فیصل آباد-2008	12632	زنکول-16	670
پاکستان-13	3854	دیگر	3240		
ٹوٹل = 858176 تھیلے (فی 50 کلوگرام)					

بیج کو زہر لگانا

گندم کی مختلف بیماریوں میں کانگیاری، کرنال بنٹ، گندم کی بلاسٹ اور اُکھیڑا وغیرہ عام طور پر حملہ آور ہوتی ہیں اور پیداوار میں نقصان کا باعث بنتی ہیں۔ ان کے تدارک کے لئے بیج کو بوائی سے پہلے تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب دو تا اڑھائی گرام یا امیڈاکلوپرڈ + ٹیبوکونازول بحساب 2 ملی لٹر فی کلو گرام بیج لگائیں۔

زہر لگانے کا طریقہ

بہتر ہے کہ بیج کو زہر لگانے کے لئے گھومنے والا ڈرم استعمال کریں تاہم اگر یہ میسر نہ ہو تو پلاسٹک کی ایک بوری میں وزن شُدہ بیج اور سفارش کردہ زہر ڈال کر بوری کا منہ باندھیں اور دونوں طرف سے پکڑ کر اچھی طرح ہلائیں تاکہ بیج کے ہر دانے کو زہر لگ جائے۔ خیال رہے کہ بوری کو تقریباً آدھا بھرا جائے تاکہ دوائی اچھی طرح بیج کے ساتھ لگ سکے۔

زمین کو ہموار کرنا

کسی بھی فصل کی بھرپُور پیداوار حاصل کرنے کے لئے کھیت کا اچھی طرح ہموار ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس طرح پانی یکساں لگتا ہے اور فصل کا اُگاؤ یکساں اور بہتر ہوتا ہے، نیز زرعی مداخل بھی یکساں طور پر سارے کھیت میں تقسیم ہوتے ہیں۔ سب سے اہم یہ کہ گندم کی فصل کو دی جانے والی آبپاشی خصوصاً پہلی آبپاشی مطلوبہ اور یکساں مقدار میں دی جاسکتی ہے اور پانی کی کمی یا زیادتی کا فصل پر بُرا اثر نہیں پڑتا اور فصل کی بڑھوتری بہتر رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ کھیت کو ہموار کیا جائے، زیادہ بہتر ہے کہ اس مقصد کے لئے لیزر لینڈ لیولر استعمال کیا جائے۔

ڈرل کاشت اور اس سے کھادوں کا استعمال

کیمیائی کھادوں کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے پیشِ نظر ان کا استعمال بہت احتیاط سے کرنا اشد ضروری ہے۔ ڈرل کے ذریعہ کاشت اور بوائی کے وقت ڈالی جانے والی کھاد ڈرل کے ذریعے ڈالنے کی صورت میں کھادوں کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔ کھاد چونکہ پودوں کی جڑوں کے قریب گرتی ہے اور اس طرح فصل کھاد کا ہر دانہ استعمال کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ فصل کا اُگاؤ یکساں اور زیادہ ہوتا ہے۔ ڈرل سے کاشت کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ بیج اڑھائی انچ سے زیادہ گہرائی تک نہیں جانا چاہیئے کیونکہ اس طرح بیج دیر سے اُگتا ہے اور شگوفے بھی کم بنتے ہیں۔ ڈرل کے ذریعے کھاد استعمال کرتے وقت

بیج اور کھاد ہرگز مکس نہ کریں بلکہ علیحدہ علیحدہ بکس میں ڈالیں اور نائٹروجنی کھاد مثلاً یوریا وغیرہ ڈرل کے ذریعے ہرگز استعمال نہ کریں۔ بوائی کرتے وقت ڈرل کو چیک کرتے رہیں، اگر بیج یا کھاد گرانے والا کوئی پائپ مٹی وغیرہ سے بند ہوجائے یا اس میں سے بیج/ کھاد نہ گر رہی ہو تو مشین کو روک کر اسے ٹھیک کریں اور پھر بوائی شروع کریں۔

ڈرل مشین کی کیلی بریشن

استعمال سے پہلے ایک دفعہ ڈرل مشین کی کیلی بریشن کر لیں یعنی اس کی بیج گرانے کی شرح کو جانچ لیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیج والے بکس میں بیج ڈالیں۔ ہر سیڈ ٹیوب کے آگے پلاسٹک کا لفافہ چڑھا لیں۔ ڈرل کو ٹریکٹر کے ذریعے تھوڑا اوپر اٹھا کر اس طرح چلائیں کہ ڈرل کو گھمانے والا پہیہ زمین کے ساتھ لگ کر چلتا رہے اور بیج گر کر سیڈ ٹیوبوں کے منہ پر چڑھائے ہوئے لفافوں میں جمع ہوتا رہے۔ کچھ فاصلے پر جا کر ڈرل کو روک دیں اور لفافوں میں جمع شُدہ بیج کا وزن کر لیں۔ ڈرل کی چوڑائی اور طے کردہ فاصلے کو ضرب دے کر رقبہ معلوم کر لیں۔ لفافوں سے حاصل شُدہ بیج کے وزن کو اس رقبہ پر تقسیم کریں تو بیج کی شرح فی اکائی رقبہ معلوم ہوجائے گا اور پتا چل جائے گا کہ یہ ڈرل ایک ایکڑ میں کتنا بیج گرائے گی۔ اس طرح سفارش کے مطابق بیج کی شرح کم یا زیادہ کرنے کے لئے ڈرل کی گیج کو ایڈجسٹ کیا جا سکتا ہے۔

مثال

ٹیوبوں کے آگے لگائے گئے لفافوں میں جمع شدہ

بیج کا وزن	= 500 گرام
ڈرل کی چوڑائی	= 8 فٹ
طے کردہ فاصلہ	= 30 فٹ
طے کردہ رقبہ (لمبائی × چوڑائی)	= 240 مربع فٹ
بیج کی شرح	= 500/240
	= 2.08 گرام فی مربع فٹ
	= 90 کلوگرام فی ایکڑ تقریباً

اوپر دی گئی مثال کے مطابق یہ ڈرل 90 کلوگرام بیج فی ایکڑ گرائے گی جو کہ سفارش کردہ مقدار سے تقریباً دوگنا ہے، اس لئے اس کی گیج کو ایڈجسٹ کر کے کم کریں اور دوبارہ وہی عمل دوہرائیں تا کہ اس کو سفارش کردہ مقدار پر فکس کیا جا سکے۔ کمبائنڈ ڈرل کی صورت میں کھاد والے بکس کی ایڈجسٹمنٹ بھی علیحدہ سے اسی طریقہ کے مطابق کرنا ضروری ہے۔

زمین کی تیاری و طریقہ کاشت

برائے آبپاش علاقہ جات

گندم کی بھرپور پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین اچھی طرح تیار کریں۔ وریال کھیتوں میں دو تا تین مرتبہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں تا کہ جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں اور زمین میں موجود غذائی عناصر پودے کے لئے قابل حصول حالت میں تبدیل ہو جائیں۔

- راؤنی سے پہلے کھیتوں کو چھوٹے چھوٹے کیاروں میں تقسیم کریں تا کہ مناسب پانی یکساں اور مطلوبہ مقدار میں دیا جا سکے
- راؤنی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں۔ یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور زمین کے نیچے کی نمی اُوپر آ جاتی ہے جو گندم کے اچھے اُگاؤ کی ضامن ہے۔ یہ داب کا طریقہ ہے اور یہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں با آسانی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے
- سیلابہ کے علاقہ میں گہرا ہل چلا کر زمین کو ہموار کریں تا کہ مناسب نمی میسر ہو۔ آخری تیاری میں بھاری اور میرا زمین میں دو بار جبکہ ہلکی اور ریتلی زمین میں صرف ایک بار ہل چلائیں اور سہاگہ دیں

پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی بیشتر کاشت کپاس، دھان، کماد یا مکئی کے وڈھ میں اور کچھ رقبہ پر وریال زمینوں پر کی جاتی ہے۔ مختلف حالات میں گندم کی کاشت کے طریقہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کپاس، مکئی اور کماد کے بعد گندم کی کاشت

وتر کا طریقہ

سابقہ فصل کے کاٹنے سے 15 تا 20 یوم قبل کھیت کو پانی دیں تا کہ چھڑیاں وغیرہ کاٹتے وقت زمین وتر حالت میں ہو اور کم سے کم وقت میں اچھی تیاری ہو سکے اور بروقت گندم کاشت کی جا سکے۔ چھڑیاں وغیرہ کاٹنے کے فوراً بعد دو مرتبہ ہل اور ایک مرتبہ روٹاویٹر چلائیں۔ اگر روٹاویٹر میسر نہ ہو تو بھاری سہاگہ دیں۔ اس کے بعد بوائی بذریعہ ڈرل کریں تا کہ بیج یکساں اور مناسب گہرائی پر جائے اور اُگاؤ بہتر ہو۔

خشک طریقہ

سابقہ فصل کی برداشت کے بعد اگر زمین میں وتر نہ ہو تو اس میں دو مرتبہ عام ہل اور ایک مرتبہ روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو چلائیں۔ بوائی بذریعہ ڈرل کریں اور مناسب کیارے بنا کر کھیت کو پانی لگا دیں۔ خیال رہے کہ ڈرل کردہ بیج کی گہرائی ایک انچ سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرح وقت کی بچت ہوتی ہے

اور اُ گاؤ بھی جلدی ہوتا ہے کیونکہ بیج کو مطلوبہ پانی وافر مقدار میں میسر آتا ہے۔ یہ طریقہ ہلکی میرا اور ریتلی زمین کے لئے موزوں ہے جبکہ بھاری زمینوں کے لئے موزوں نہ ہے۔

گپ چھٹ کا طریقہ

پچھلی فصل کی برداشت کے بعد دو مرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں۔ بعد ازاں کیاروں کے لئے وٹیں بنائیں اور کھیت کو پانی لگا دیں اور پھر 4 تا 6 گھنٹے کے لئے بھگوئے ہوئے بیج کا چھٹہ دیں۔ یہ طریقہ کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت کے لئے موزوں ہے کیونکہ پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے نمکیات کے مضر اثرات کم ہوتے ہیں۔ سخت اور کمزور نکاس والی زمینوں میں اس طریقہ سے گندم کاشت کرنے کیلئے بیج کو بھگونا ضروری نہیں ہے بلکہ بیج کا چھٹہ دینے سے پہلے پانی جذب ہونے کا انتظار کیا جائے۔

دھان کے بعد گندم کی کاشت

زمین کی نوعیت کے مطابق دھان کی فصل کو برداشت سے 15 تا 25 روز قبل پانی دینا بند کر دیں تا کہ فصل برداشت ہونے تک زمین وتر حالت میں آجائے اور بغیر انتظار کئے زمین تیار کر کے گندم کاشت کی جا سکے۔ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں ایک مرتبہ روٹاویٹر (Rotavator) یا دو دفعہ ڈسک ہیرو چلائیں۔ اس کے بعد ہل چلائیں اور سہاگہ دیں اور گندم کی بوائی کر دیں۔ یاد رہے دھان کی کٹائی کے بعد دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں کیونکہ یہ ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا باعث ہے۔ انسانی صحت پر اسکے دھوئیں کے مضر اثرات ہوتے ہیں اور فصل کی باقیات وزمین میں موجود اہم غذائی عناصر، مفید کیڑے اور خوردبینی جاندار جل کر ضائع ہو جاتے ہیں۔

زیرو ٹیلج یعنی زمین کی تیاری کے بغیر کاشت

اگر زیرو ٹیلج ڈرل یا سپر سیڈر (Super Seeder) میسر ہو تو دھان یا کسی بھی دوسری فصل کی برداشت کے بعد بغیر زمین تیار کئے اس کے ساتھ گندم کی بوائی کریں۔ اس سے نہ صرف زمین کی تیاری پر آنے والے اخراجات کی بچت ہوتی ہے بلکہ فصل کی بروقت کاشت کو بھی یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ کمبائن ہارویسٹر سے دھان کی برداشت کے بعد کھیتوں میں ڈھیریوں کی شکل میں موجود فصل کی باقیات کو پھیلا دیں اور پھر زیرو ٹیلج ڈرل یا سپر سیڈر سے گندم کی کاشت کریں۔ اس طریقہ کاشت کو اختیار کرتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی میں کمی کی جا سکتی ہے۔ اس طریقہ کو اختیار کرنے کے لئے زمین میں وتر کی مقدار مناسب ہونی چاہئے تاکہ اُگاؤ بہترین ہو سکے۔ تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دھان کی فصل کو کمبائن ہارویسٹر سے ذرا اونچا کاٹا جائے تو پاک سیڈر کے ساتھ گندم کی بوائی زیادہ اچھے طریقے سے ہوتی ہے۔

پٹڑیوں پر کاشت (Bed Planting)

پٹڑیوں پر کاشت سے پانی کی کمی اور زیادتی دونوں پر قابو پایا جاسکتا ہے یعنی فصل کی ضرورت کے مطابق بہتر طریقے سے پانی لگایا جاسکتا ہے اور بارش زیادہ ہونے پر پانی کی نکاسی بھی زیادہ آسان ہے نیز فصل پٹڑیوں پر پانی کی زیادتی کے دباؤ سے محفوظ بھی رہتی ہے۔ فصل کی جڑیں زمین میں زیادہ گہری چلی جاتی ہیں اور مضبوط ہونے کی وجہ سے آندھی یا بارش کی وجہ سے فصل نہیں گرتی۔ فصل زیادہ بارش یا پہلے پانی کے بعد پیلی نہیں ہوتی اور روایتی طریقہ کی نسبت اچھی پیداوار دیتی ہے مزید براں پٹڑیوں پر کاشت کی گئی گندم میں کماد اور سرسوں وغیرہ کی مخلوط کاشت بھی آسانی سے کی جاسکتی ہے۔ مارکیٹ میں بیڈ پلانٹر مشین بھی میسر ہے۔

بوائی کے بعد کھیلیاں بنانا

محکمہ زراعت پنجاب شعبہ اڈاپٹیو ریسرچ، شعبہ ریسرچ اور پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے تجربات کے مطابق یہ اخذ کیا گیا ہے کہ جو زمینیں جلد پانی جذب نہیں کرتیں وہاں پر چھٹہ کے طریقہ سے گندم کی بوائی کرنے کے بعد رجر کے ساتھ کھیلیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ اس طریقہ کاشت سے آب پاش علاقوں میں مثبت نتائج حاصل ہوئے ہیں خصوصاً چاول کے علاقہ اور چکنی زمینوں پر بہت زیادہ فوائد حاصل ہوئے ہیں تاہم ریتلی زمینوں میں یہ طریقہ موزوں نہیں ہے۔

بارانی علاقوں میں طریقہ کاشت

سبز کھاد کا استعمال (Green manuring)

بارانی علاقوں میں جون کے مہینہ میں اگر جنتر اور گوارا وغیرہ کاشت کیا جائے اور 15 سے 20 اگست تک (تقریباً 2 مہینے بعد) اسے زمین میں ہل چلا کر دبا دیا جائے تو زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے اور گندم کی اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خریف کے موسم میں فصلات کاشت کرنے سے زمین کی زرخیزی اور نمی محفوظ رکھنے کی استطاعت بڑھ جاتی ہے نیز جڑی بوٹیوں کو کنٹرول کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

وتر محفوظ کرنا اور طریقہِ کاشت

مون سون کی پہلی بارش کے بعد کھیت میں مولڈ بولڈ (مٹی پلٹنے والا ہل) یا چیزل پلو چلائیں تاکہ زمین کافی گہرائی تک بھربھری ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ پانی جذب کر سکے۔ گندم کی کاشت سے قبل ضرورت کے مطابق ہل چلا کر سہاگہ دیں تاکہ جڑی بوٹیاں تلف ہوسکیں اور

زمین پر بھر بھری مٹی کی تہہ بن جائے اور زیادہ پانی جذب ہوکر محفوظ ہوسکے۔ بوائی سے پہلے دومرتبہ عام ہل چلائیں اور بھاری سہاگہ دیں تاکہ وتر زمین کی اُوپر والی تہہ میں آجائے۔ گندم بذریعہ ڈرل کاشت کریں۔ سفارش کردہ کھاد کی ساری مقدار بوائی سے پہلے زمین کی تیاری کے وقت ڈالیں۔

گندم کے لئے کھادوں کی سفارشات

گندم کی بھرپُور پیداوار کے حصول کے لئے کھادوں کا استعمال اپنے ضلع میں موجود لیبارٹری سے زمین کا تجزیہ کرواکر زمین کی بنیادی زرخیزی، کلراٹھا پن، اس کی قسم اورنوعیت، دستیاب نہری یا ٹیوب ویل کے پانی کی مقدار اور حالت، مختلف فصلوں کی کثرت کاشت اور پچھلی فصل وغیرہ کو مدِنظر رکھ کر کریں۔

نوعیت زرخیزی زمین	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کمزور زمین نامیاتی مادہ 0.86% تک فاسفورس 7 پی پی ایم تک پوٹاش 80 پی پی ایم تک	64	46	25	دو بوری ڈی اے پی + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی یا پانچ بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + پونے تین بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی تین بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + دو بوری نائٹروفاس + سوا تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی
اوسط زرخیز زمین نامیاتی مادہ 0.86% تا 1.29% فاسفورس 7 تا 14 پی پی ایم پوٹاش 80 تا 180 پی پی ایم	54	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + پونے دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی یا ایم او پی یا پونے چار بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + سوا دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی یا دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + ڈیڑھ بوری نائٹروفاس + تین بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی
زرخیز زمین نامیاتی مادہ 1.29% سے زائد فاسفورس 14 پی پی ایم سے زائد پوٹاش 180 پی پی ایم سے زائد	46	30	25	سوا بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ایم او پی سوا تین بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + دو بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی/ ایم او پی یا دو بوری ایس ایس پی (18 فیصد) + سوا بوری نائٹروفاس + اڑھائی دو بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

بارانی علاقوں میں کھادوں کی سفارشات

سالانہ بارش	غذائی عناصر (کلوگرام فی ایکڑ)			کھاد کی مقدار (بوریوں میں) فی ایکڑ
	نائٹروجن	فاسفورس	پوٹاش	
کم بارش کا علاقہ (سالانہ بارش 350 ملی میٹر تک) راجن پور، لیہ، ڈیرہ غازی خان، مظفر گڑھ، بھکر، میانوالی اور خوشاب کے بارانی علاقے جنڈ، پنڈی گھیپ	32	23	12	ایک بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی / ایم او پی
درمیانی بارش کا علاقہ (سالانہ بارش 350 سے 600 ملی میٹر تک) چکوال، تلہ گنگ اور پنڈ دادن خان کے علاقہ جات	40	28	12	سوا بوری ڈی اے پی + سوا بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی / ایم او پی
زیادہ بارش کا علاقہ (600 ملی میٹر سے زیادہ) راولپنڈی، اٹک، جہلم، سوہاوہ، نارووال، گجرات، کھاریاں، اور شکر گڑھ کے علاقہ جات	48	34	25	ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ڈیڑھ بوری یوریا + ایک بوری ایس او پی / ایم او پی

(یہ سفارشات سوائل فرٹیلیٹی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کی سفارش کردہ ہیں)

کھادوں کے استعمال کا طریقہ

- فاسفورسی اور پوٹاش کی کھاد کی ساری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی پہلی قسط بوائی کے وقت استعمال کریں۔
- زیادہ بہتر ہے کہ بوائی کے وقت فاسفورسی اور پوٹاش کی کھاد کا استعمال ڈرل کے ذریعہ کریں، اس سے کھادوں کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔
- نائٹروجنی کھاد 2 یا 3 برابر اقساط میں استعمال کریں جبکہ ریتلے علاقوں میں 4 یا زیادہ اقساط میں ڈالیں کیونکہ ایسی زمینوں میں اس کے ضائع ہونے کا احتمال زیادہ ہوتا ہے۔
- اگر فاسفورسی یا پوٹاش کھاد بوقت کاشت نہ ڈالی جا سکے تو پہلے پانی کے ساتھ ڈال دیں۔ پچھیتی کاشت کی صورت میں کھادوں کی پوری مقدار بوقت بوائی ہی ڈال دیں۔
- بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوقت بوائی استعمال کریں۔
- شورزدہ / کلراٹھی زمینوں میں کیمیائی تجزیہ کے مطابق مون سون سے پہلے جپسم استعمال کریں۔
- ترقی پسند کاشتکار 2 بوری ڈی اے پی فی ایکڑ استعمال کریں۔

"کھاد حساب" موبائل ایپ

ادارہ زرخیزی زمین پنجاب لاہور نے "کھاد حساب" کے نام سے ایک موبائل ایپ تیار کی ہے جو کہ کھادوں کے متوازن استعمال اور پیداوار میں اضافہ کے لئے انتہائی مفید اور آسان ہے۔ کاشتکار گوگل پلے سٹور میں "SFRI" لکھ کر اس کو ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں جو کہ بالکل فری ہے۔ اس ایپ میں تمام فصلات کے لئے سفارش کردہ کھادوں سے متعلق معلومات موجود ہیں۔ زمین کی تجزیاتی رپورٹ ہے یا نہیں، دونوں صورتوں میں یہ ایپ کھاد کی مطلوبہ مقدار بتاتی ہے۔ کاشتکار "کھاد حساب" موبائل ایپ کے ذریعے اپنے وسائل کے مطابق متوازن کھادوں کا حساب لگا کر ان کے استعمال سے پیداوار اور منافع میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ موبائل ایپ کا استعمال جاننے کے لئے شارٹ ویڈیو کو ضرور دیکھیں جو کہ اس ایپ کے تعارف کے خانہ میں موجود ہے۔ مزید معلومات کے لیے اپنے ضلع میں موجود مٹی اور پانی کی سرکاری تجزیہ گاہ سے رابطہ کریں۔

مختلف کھادوں میں خوراکی اجزاء کی مقدار

خوراکی اجزاء کی سفارش کردہ مقدار ڈالنے کے لیے متبادل کھادیں بھی استعمال کی جاسکتی ہیں۔اس کے لیے مندرجہ ذیل گوشوارہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔

نام کھاد	وزن بوری کلوگرام	غذائی اجزاء (فیصد)			غذائی اجزاء کلوگرام فی بوری (50 کلوگرام)		
		نائٹروجن N	فاسفورس P_2O_5	پوٹاش K_2O	نائٹروجن N	فاسفورس P_2O_5	ٹاش K_2O
	50	46	-	-	23	-	-
نائٹروفاس	50	22	20	-	11	10	-
کیلشیم امونیم نائٹریٹ (CAN)	50	26	-	-	13	-	-
سنگل سپر فاسفیٹ (SSP)18%	50	-	18	-	-	9	-
ٹرپل سپر فاسفیٹ (ٹی ایس پی)	50	-	46	-	-	23	-
ڈائی امونیم فاسفیٹ (ڈی اے پی)	50	18	46	-	9	23	-
پوٹاشیم سلفیٹ (ایس او پی)	50	-	-	50	-	-	25
پوٹاشیم کلورائیڈ (ایم او پی)	50	-	-	60	-	-	30

ضروری گذارش

کاشتکاروں سے گذارش ہے کہ حکومت کی طرف سے دی جانے والی تمام مراعات حاصل کرنے کے لئے پنجاب کسان کارڈ استعمال کریں۔

گندم میں زنک اور بوران کا استعمال

گندم کی فصل کے لئے زنک سلفیٹ (ZnSo4) 33 فیصد بحساب 5 کلوگرام اور بورک ایسڈ 17 فیصد بحساب 2.50 کلوگرام فی ایکڑ بوائی کے وقت استعمال کرنے سے گندم کی پیداوار پر اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔اگر سابقہ فصل میں زنک سلفیٹ استعمال کی گئی ہو تو گندم کی فصل میں اس کا استعمال نہ کریں۔

دیسی و سبز کھاد کا استعمال

ہماری زمینوں میں نامیاتی مادہ کی مقدار کافی کم ہے اس لئے زمین کی بنیادی زرخیزی اور طبعی حالت کو برقرار رکھنے کے لئے اور کیمیائی کھادوں کی قیمت میں اضافہ کے پیشِ نظر دیسی یا سبز کھاد کا استعمال بہت ضروری ہے۔گوبر کی گلی سڑی کھاد بحساب 8 تا 10 ٹن (تین سے چار ٹرالی) فی ایکڑ استعمال کریں یا پھر گندم کی فصل سے قبل گوار، جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کریں اور پھول آنے پر بطور سبز کھاد زمین میں دبا دیں۔خیال رہے کہ یہ عمل گندم کی بوائی سے دو ماہ قبل کریں اور ہر دو تین سال بعد ضرور دہرائیں۔چاول کے علاقہ میں جہاں پر گندم کے بعد چاول کی باسمتی اقسام کاشت کرنا مقصود ہوں، وہاں گندم کی برداشت کے بعد جنتر یا دیگر پھلی دار اجناس کاشت کی جاسکتی ہیں۔یہ فصلات باسمتی دھان کی منتقلی سے 15 تا 20 دن پہلے ہل چلا کر زمین میں ملا دی جائیں تو بھی زمین کی زرخیزی کو بحال رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

زمین کی زرخیزی کو بحال اور کیمیائی کھادوں کا استعمال کم کرنے کے طریقے

جب بھی فصل کو کھاد ڈالی جاتی ہے تو جڑیں کھاد کو پودے کے مختلف حصوں (پتے، شاخیں، پھل اور دانے وغیرہ) میں پہنچا دیتی ہیں۔ جب ہم فصل کو کاٹ کر اس کے تمام حصے یعنی دانے، پھل، پتے، اور شاخیں وغیرہ کھیت سے نکال کر لے جاتے ہیں تو ان حصوں میں موجود تمام خوراکی اجزاء یعنی کھاد بھی ان کے ساتھ ہی کھیت سے باہر چلی جاتی ہے۔ لہٰذا خوراکی اجزا کو ضائع ہونے سے بچائیں اور فصل کی باقیات دوبارہ روٹاویٹر یا ڈسک ہیرو کی مدد سے زمین میں ملا دیں یا ان کا کمپوسٹ بنا کر بطور نامیاتی کھاد استعمال کریں۔ اس طرح ان میں موجود خوراکی اجزا یعنی کھاد زمین کو واپس مل جائے گی اور اگلی فصل کو کھاد کی ضرورت کم ہوگی نیز جو کھاد ڈالی جائے گی اس کا ضیاع بھی کم ہوگا۔

آبپاشی

مختلف فصلوں کے بعد کاشتہ گندم کو درج ذیل طریقہ کار کے مطابق آبپاشی کریں۔ تاہم موسم کی نوعیت، زمین کی ساخت اور فصل کی ضرورت کے مطابق پانی لگانے کے شیڈول میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے۔

کپاس، مکئی اور کماد کے بعد کاشتہ گندم

پہلا پانی: شگوفے نکلتے وقت یعنی بوائی کے 20 تا 25 دن بعد۔ (اُوپر کی جڑیں نکلتے وقت)

اس مرحلے پر پانی کی اَشد ضرورت ہوتی ہے اور پانی دیر سے لگانے کی صورت میں پودا شگوفے کم بناتا ہے اور فی پودا سٹوں کی تعداد کم ہوجاتی ہے۔

دوسرا پانی: بوائی کے 80 تا 90 دن بعد (گوبھ کے وقت)

اس وقت سٹہ بن رہا ہوتا ہے اور باہر نکلنے کے مراحل میں ہوتا ہے۔ اگر اس مرحلے پر پانی نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے تو سٹے چھوٹے رہ جاتے ہیں اور ان میں دانوں کی تعداد کم رہ جاتی ہے اور پیداوار میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

تیسرا پانی: دانہ بننے کی ابتداء یعنی بوائی کے 125 تا 130 دن بعد (دودھیا حالت)

یہ سٹے میں دانہ بننے اور بھرنے کا وقت ہے۔ اگر اس مرحلے پر پانی نہ دیا جائے یا تاخیر سے دیا جائے تو دانے کا سائز چھوٹا اور وزن کم رہ جاتا ہے جس سے پیداوار میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

نوٹ: اگر موسم متواتر گرم اور خشک رہے تو پہلے اور دوسرے نیز دوسرے اور تیسرے پانی کے درمیانی وقفہ میں ضرورت کے مطابق ایک زائد پانی لگائیں۔

دھان کے بعد کاشتہ گندم

پہلا پانی: بوائی کے 35 تا 45 دن بعد

دھان کے وڈھ میں چونکہ وتر زیادہ ہوتا ہے اس لئے گندم کی فصل کو پہلا پانی قدرے تاخیر سے لگایا جائے تاکہ زمین نرم رہے، پودے کی جڑوں کو ہوا کی مناسب فراہمی جاری رہے اور پودا زیادہ جڑیں اور شگوفے بنا سکے۔

دوسرا پانی: بوائی کے 80 تا 90 دن بعد (گوبھ کے وقت)

تیسرا پانی: دانہ بننے کی ابتدا یعنی بوائی کے 125 تا 130 دن بعد (دودھیا حالت)

پچھیتی کاشتہ فصل کو آبپاشی

پہلا پانی: شاخیں نکلتے وقت (بوائی کے 25 تا 30 دن بعد)

دوسرا پانی: گوبھ کے وقت (بوائی کے 70 تا 80 دن بعد)

تیسرا پانی: دانے بننے کی ابتدائی حالت (بوائی کے 110 تا 115 دن بعد) (دودھیا حالت)

تھل کے علاقہ جات میں گندم کی فصل کو آبپاشی

تھل کے علاقہ جات اور دیگر گرم ریتلے علاقوں میں مقامی موسمی حالات کے پیشِ نظر گندم کی فصل کو آبپاشی مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق کرنی چاہیئے۔

پہلا پانی: بوائی کے 20 تا 25 دن بعد

دوسرا پانی: شاخیں نکلتے وقت (بوائی کے 40 تا 45 دن بعد)

تیسرا پانی: گوبھ کے وقت (بوائی کے 70 تا 75 دن بعد)

چوتھا پانی: پھول بنتے وقت (بوائی کے 90 تا 95 دن بعد)

پانچواں پانی: دانے بنتے وقت (بوائی کے 110 تا 115 دن بعد)

چھٹا پانی: دانے بھرتے وقت (بوائی کے 130 تا 135 دن بعد)

موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر میں گندم کی آبپاشی میں احتیاطی تدابیر

گندم کی فصل کی آبپاشی میں بہت احتیاط سے کام لیں اور مندرجہ ذیل نکات کو مدِ نظر رکھیں تاکہ پانی کی کمی کی صورت میں پانی کی بچت کی جاسکے اور زائد پانی یعنی بارش وغیرہ کی صورت میں فصل کو بچایا جاسکے۔

- کھیتوں کو ہموار کریں تاکہ پانی مناسب مقدار میں اور سارے کھیت میں مساوی طور پر لگے
- گندم کی بوائی کے بعد کھیتوں میں کیارے چھوٹے بنائیں تاکہ فصل کی ضرورت کے مطابق پانی پورا پورا لگایا جاسکے
- جو زمینیں پانی جلد جذب نہیں کرتیں، ان میں گندم کی بوائی وٹوں پر کریں تاکہ زیادہ بارش کی صورت میں زیادہ پانی کے نقصان سے فصل محفوظ رہ سکے
- آبپاشی سے پہلے موسمی پیشین گوئی سے باخبر رہیں
- جنوبی پنجاب کے علاقوں میں 15 مارچ اور شمالی اور وسطی پنجاب کے علاقوں میں 25 مارچ تک آخری آبپاشی مکمل کرلیں تاہم موسمی حالات اور فصل کی ضرورت کے پیشِ نظر پانی اس کے بعد بھی لگایا جاسکتا ہے

جڑی بوٹیوں کی تلفی

گندم کی زیادہ اور معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں کی تلفی انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کریں۔

غیر کیمیائی انسداد

- فصلوں کا ادل بدل کریں اور گندم والے کھیتوں میں دو تا تین سال بعد چارہ برسیم وغیرہ کاشت کریں۔
- اگر ممکن ہو تو پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر دوہری بار ہیرو چلائی جائے۔ اس سے جڑی بوٹیاں بہت حد تک تلف ہو جاتی ہیں اور زمین میں وتر دیر تک قائم رہتا ہے۔
- اگر تھوڑا رقبہ ہو تو فصل کے اُگاؤ کے بعد کھرپے یا کسولے سے خشک گوڈی کر کے فصل کو جڑی بوٹیوں سے پاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ عمل کافی موثر ہے بشرطیکہ کاشتکار کے پاس افرادی قوت میسر ہو۔

کیمیائی انسداد

محکمہ زراعت توسیع یا پیسٹ وارننگ کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ جڑی بوٹی مار زہروں کا استعمال کریں

- گندم کی فصل میں چوڑے پتے والی اور نوکیلے پتے والی یعنی گھاس نماء جڑی بوٹیاں اگتی ہیں۔ لہٰذا ان کی مناسبت سے جڑی بوٹی مار زہر کا انتخاب کریں۔ جڑی بوٹیوں کی مناسبت سے پہلے پانی کے بعد چوڑے پتے والی جڑی بوٹیوں کے لئے سفارش کردہ زہر کا سپرے کریں۔ دوسرے پانی کے بعد نوکیلے پتے والی جڑی بوٹیوں کے لئے سپرے کی جائے تو بیشتر جڑی بوٹیوں کا یقینی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ دونوں قسم کی جڑی بوٹیوں کو ختم کرنے والی زہریں بھی میسر ہیں جو تقریباً 40 تا 45 دن کی فصل پر کی جاسکتی ہیں اور ان سے اچھے نتائج حاصل ہوتے ہیں
- ریتلے اور کلراٹھے علاقوں میں جڑی بوٹی مار زہروں کا استعمال احتیاط سے کریں
- زہر کے چھڑکاؤ کے بعد گوڈی یا بار ہیرو کے استعمال سے پرہیز کریں اور جڑی بوٹیوں کو چارہ کے طور پر ہرگز استعمال نہ کریں
- سپرے ہمیشہ مشین کی کیلی بریشن کر کے کریں، پانی کی مقدار 100 تا 120 لٹر فی ایکڑ رکھیں۔ کسی جگہ دوہری سپرے نہ کریں اور نہ ہی کوئی جگہ خالی رہنے دیں
- سپرے کے لئے مخصوص نوزل (T.Jet یا Flat Fan) استعمال کریں
- تیز ہوا، دھند یا بارش میں سپرے نہ کریں۔ ترجیحاً سپرے دھوپ میں جب پتوں پر سے شبنم ختم ہو جائے تو کریں

سپرے مشین کی کیلی بریشن

سپرے مشین کو مقررہ حد تک پانی سے بھرلیں اور اس کا فصل پر اس طرح سپرے کریں گویا آپ زہر کا سپرے کر رہے ہیں۔ جب مشین میں موجود پانی ختم ہو جائے تو سپرے شدہ فصل کا رقبہ معلوم کرلیں۔ فرض کریں یہ رقبہ ایک ایکڑ کا آٹھواں حصہ بنتا ہے تو ایک ایکڑ فصل کو سپرے کرنے کے لئے آٹھ ٹینکی پانی درکار ہوگا۔ مذکورہ ایک ایکڑ رقبہ پر سپرے کرنے کے لئے زہر کی سفارش کردہ فی ایکڑ مقدار کو آٹھ حصوں میں برابر تقسیم کر کے ایک حصہ فی ٹینکی پانی میں ملا کر سپرے کریں۔

فصل پر موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات

موسمیاتی تبدیلیوں کے سبب بے وقت اور غیر متوقع بارشوں اور درجہ حرارت میں غیر معمولی کمی بیشی کی وجہ سے فصلوں پر نقصان دہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں کے حملہ کی شدت میں بھی کمی بیشی آتی ہے۔ یہ اثرات وقتِ کاشت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کو کم سے کم کرنے کے لئے موسمی پیشین گوئی سے باخبر رہیں، فصل کی خصوصی نگہداشت اور تحفظِ نباتات کا خاص خیال رکھیں۔ زائد بارشوں کی صورت میں گندم کے کھیتوں سے پانی کی نکاسی بندوبست کریں۔ خشک سالی وزیادہ درجہ حرارت ہونے پر فصل کی ضرورت کیمطابق آبپاشی کریں۔ چکنی اور نشیبی زمینوں پر گندم کی کاشت وٹوں پر کریں۔ کنگی کے خلاف قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت کریں۔ گرنے یعنی (Lodging) کے خلاف نسبتاً بہتر قوتِ مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کے ساتھ مطابقت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔

گندم میں سرسوں کی کاشت

سُست تیلے کا تدارک

سُست تیلے کا حملہ سرسوں کی فصل پر پہلے ہوتا ہے اور فائدہ مند کیڑے بھی اس پر پہلے پیدا ہوتے ہیں جس وقت گندم پر سُست تیلے کا حملہ شروع ہوتا ہے تو مفید کیڑے اس پر منتقل ہوجاتے ہیں اور چند ہی دنوں میں سُست تیلے کو کھا کر کنٹرول کر لیتے ہیں۔ سرسوں پر حملہ کرنے والا تیلہ گندم کی فصل پر اور گندم پر حملہ کرنے والا تیلہ سرسوں پر حملہ آور نہیں ہوتا۔ لیکن دونوں فصلوں پر پائے جانے والے مفید کیڑے ہر طرح کے سُست تیلے کو کھاتے ہیں اور کامیابی سے کنٹرول کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرسوں کی پیداوار سے اضافی آمدن بھی حاصل ہوگی۔ اس لئے گندم کی فصل میں 100 فٹ کے فاصلہ پر سرسوں / کینولا کی دو لائنیں کاشت کریں۔

گندم کا خالص بیج پیدا کرنا

گندم کی سفارش کردہ اقسام کا صحت مند اور فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے تصدیق شُدہ بیج کاشت کریں تاہم کاشتکار تصدیق شُدہ بیج کی کم یا عدم دستیابی کی صورت میں گندم کی منظور شُدہ اقسام کا خالص بیج اپنی کاشتہ فصل سے حاصل کر کے بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ بیج تیار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

- غیر اقسام کے پودوں کو کھیت سے نکال دیں اور جڑی بوٹیوں کی تلفی پر خصوصی توجہ دیں
- زرعی مداخل محکمانہ سفارشات کے مطابق استعمال کریں
- کانگیاری والے تمام پودے کاٹ کر کھیت سے باہر غیر کاشتہ زمین میں دبا دیں
- بھریاں باندھنے کے لئے پرالی استعمال کریں یا گندم کی اسی قسم کا ناڑ استعمال کریں
- گندم کی مختلف اقسام کے کھلیان الگ الگ لگائیں
- گہائی سے پہلے اور بعد میں تھریشر یا کمبائن ہارویسٹر مشین اچھی طرح صاف کریں۔ پہلی ایک یا دو بوریوں کا بیج نہ رکھیں
- بیج ڈالتے وقت بوریوں پر گندم کی قسم کا نام ضرور لکھیں
- بیج ذخیرہ کرتے وقت اس میں نمی کی مقدار 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے
- بیج ذخیرہ کرنے کے لئے روشن اور ہوادار گودام استعمال کریں
- بیج کو گریڈ کر کے کاشت کریں

فصل کی برداشت

- فصل کی برداشت پوری طرح پکنے پر کریں۔
- فصل کی بروقت سنبھال کے لئے کٹائی گہائی سے پہلے ہی مزدوروں، تھریشر، ٹریکٹر، ٹرالی، ترپالوں یا پلاسٹک کی چادروں اور کمبائن ہارویسٹر وغیرہ کا انتظام کرلیں۔
- بارش کے دوران فصل کی برداشت بند کردیں اور موسم بہتر ہونے تک بند رکھیں۔
- بھریاں قدرے چھوٹی باندھیں اور سٹوں کا رُخ ایک ہی طرف رکھیں۔

شاہراہوں کے قریب لگائی جانے والی آگ جان لیوا حادثات کا باعث بھی بنتی ہے۔ان دنوں آگ لگانا اس لئے بھی خطرناک ہے کہ نزدیکی کھیتوں میں کھڑی گندم کی فصل کے جل جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔اس گرم موسم میں لگی ہوئی آگ پر قابو پانا نہایت مشکل ہوتا ہے۔لہٰذا فصل کی باقیات کو ہرگز آگ نہ لگائیں بلکہ توڑی بنانے والی مشین کے ذریعے توڑی بنائیں اور فصل کو مزید منافع بخش بنائیں۔بصورتِ دیگر ان باقیات کو روٹاویٹر کے ذریعے زمین میں ملا کر اس کی زرخیزی کو بڑھائیں اور قیمتی کھادوں کے استعمال میں کمی لائیں۔

سبز کھاد والی فصلوں کی کاشت

گندم کی برداشت کے بعد جن کھیتوں میں اگلی فصل کی کاشت میں تقریباً ڈیڑھ دو ماہ کا وقفہ ہوتا ہے جیسا کہ دھان کے علاقوں میں باسمتی اقسام کی کاشت۔گندم کی برداشت کے بعد سبز کھاد والی فصلات کی کاشت کریں۔ان میں جنتر، مونگ، گوارہ اور رواں وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ان فصلوں کو پھول آنے پر روٹاویٹر کے ذریعے زمین میں ملا دیں اور پھر اگلی فصل کی بوائی کریں۔اس طرح زمین کی زرخیزی بہتر کرنے میں مدد ملتی ہے اور بعد میں آنے والی فصل کی کھاد کی ضرورت میں بھی خاصی کمی آجاتی ہے۔

گندم کو ذخیرہ کرنا اور اس کی حفاظت

کاشتکار مندرجہ ذیل احتیاطی تدابیر اختیار کریں تاکہ گندم کو ذخیرہ کرتے وقت نقصان دہ کیڑوں کے حملہ سے بچایا جا سکے۔

گہائی

گندم کی تھریشنگ کرتے وقت یہ خیال رکھا جائے کہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں کیونکہ ٹوٹے ہوئے دانوں پر کیڑوں کا حملہ جلد اور زیادہ ہوتا ہے۔

- کھلواڑے چھوٹے رکھیں اور اُونچے کھیتوں میں لگائیں۔
- کھلواڑوں کے اِرگرد بارش کے پانی کے نکاس کے لئے کھائی بنائیں۔
- فصل کی کٹائی اور گہائی کے دوران ہونے والے نقصان کو کم سے کم کرنے کی کوشش کریں یعنی استعمال ہونے والی مشینوں کو کام کے دوران چیک کرتے رہیں تاکہ اگر دانے توڑی وغیرہ میں جا رہے ہوں تو ان کی کارکردگی کو بہتر بنائیں۔
- فصل کی باقیات کو ہرگز نہ جلائیں۔

ویٹ سٹرا چاپر کا استعمال

اگر فصل کمبائن ہارویسٹر سے برداشت کی ہو تو ویٹ سٹرا چاپر (Wheat Straw Chopper) کی مدد سے توڑی بنائیں۔اس سے ایک طرف اضافی آمدن حاصل ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے صحیح طور پر استعمال کرنے کا موقع ملتا ہے۔

فصل کی باقیات کو جلانے کی سخت ممانعت

فصل کی باقیات کو آگ لگانا سختی سے منع ہے، لہٰذا فصل کی برداشت کے بعد ناڑ وغیرہ کو ہرگز آگ نہ لگائیں کیونکہ اس سے ماحولیاتی آلودگی پیدا ہوتی ہے نیز

جنس میں نمی کی مقدار

غلہ کو گوداموں میں رکھتے وقت اس میں نمی تقریباً 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ دانوں کو دانت کے نیچے دبانے سے اگر کڑک کی آواز سے دانے ٹوٹیں تو نمی کی مقدار مناسب ہے۔ اگر نمی زیادہ ہو تو جنس کو دھوپ میں سکھا لیں۔

غلہ کو بوریوں میں بھرنا

غلہ کو ذخیرہ کرنے کے لئے نئی بوریاں استعمال کریں بصورت دیگر پرانی بوریوں کو سفارش کردہ زہر کے محلول سے اچھی طرح سپرے کرنے کے بعد خشک کر کے استعمال کریں۔ اگر ممکن ہو تو گندم ذخیرہ کرنے کے لیے ہرمیٹک تھیلے (Hermatic bags) یا ہرمیٹک کوکون (Hermatic cocoon) استعمال کریں، جس میں فیومیگیشن کی ضرورت نہیں ہوتی اور جنس کو لمبے عرصے تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

گوداموں کی صفائی

گوداموں میں اگر کوئی دراڑیں وغیرہ ہوں تو وہاں مٹی یا سیمنٹ لگا کر اچھی طرح بند کر دیا جائے۔ محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے مناسب زہر کا سپرے کریں اور کم از کم 48 گھنٹے بند رکھنے کے بعد ان کے دروازے کھول دیئے جائیں۔ 4 تا 6 گھنٹے تک گوداموں میں داخل نہ ہوں اور ان کی اچھی طرح صفائی کریں۔

فیومیگیشن (Fumigation)

گوداموں میں چوہوں اور کیڑوں کے انسداد کے لئے ایلومینیم فاسفائیڈ کی 30 تا 35 گولیاں فی ہزار مکعب فٹ استعمال کریں۔ گوداموں کی سال میں دو مرتبہ فیومیگیشن کریں۔ ایک غلہ ذخیرہ کرتے وقت اور دوسرا موسم برسات میں نمی بڑھنے پر۔ فیومیگیشن کے دوران گودام بالکل ہوا بند ہونے چاہئیں اور کم از کم سات یوم کے لئے بند رکھیں۔ گودام کھولنے کے 4 تا 6 گھنٹے بعد اندر داخل ہوں۔ فیومیگیشن کے لئے زہر کی گولیاں کسی کپڑے وغیرہ میں باندھ کر رکھیں اور بعد میں ان کی راکھ کو تلف کر دیں اور جنس میں نہ جانے دیں۔

غلہ کی چوہوں سے حفاظت

چوہوں سے حفاظت کے لئے سفارش کردہ زہر کی گولیاں بنا کر رات کے وقت چوہوں کی گزرگاہ پر رکھیں تو یہ ان کو کھا کر مر جاتے ہیں۔

گھر میں بھڑولوں میں گندم ذخیرہ کرنا

بھڑولوں میں گندم محفوظ کرنے کے لیے درج ذیل سفارشات پر عمل کریں۔

- 2 تا 3 گولیاں فی بھڑولہ (ایک ٹن) کسی کپ یا پیالے میں ڈال کر گندم کے اُوپر رکھیں اور بھڑولوں کو اچھی طرح ہوابند کرلیں
- کم از کم بیس دن تک بھڑولوں کو نہ کھولیں
- سال میں دو مرتبہ فیومیگیشن کریں۔ ایک غلہ ذخیرہ کرتے وقت اور دوسرا موسم برسات میں نمی بڑھنے پر

کھانے کے لئے ملٹی گرین آٹے کا استعمال

گندم کے استعمال میں توازن اور آٹے کو زیادہ صحت افزاء بنانے کے لئے ملٹی گرین آٹے کو ترویج دیں، یعنی اس میں مناسب مقدار میں مکئی، جو یا باجرہ وغیرہ کو شامل کریں۔ اس طرح گندم کی کھپت میں کمی بھی آئے گی اور آٹا بھی زیادہ صحت بخش ہوگا۔

کلراٹھی زمینوں میں گندم کی کاشت

سرفراز احمد بٹ، ڈاکٹر محمد سرفراز، ڈاکٹر محمد شاکر، محمد قیصر نواز، غلام قادر

پاکستان میں گندم کی اوسط پیداوار تقریباً 29 سے 30 من فی ایکڑ تک ہے جس کی وجہ سے کاشتکار کلراٹھے رقبہ پر گندم کاشت کر دیتے ہیں مگر کلراٹھے رقبوں میں گندم کی کاشت کے لئے زرعی ماہرین کے سفارش کردہ موزوں طریقے اختیار نہیں کرتے لہٰذا اس طرح فی ایکڑ پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ کاشتکار تھوڑی سی توجہ دے کر کلر والی زمینوں پر سفارش کردہ طریقوں سے گندم کاشت کر کے پیداوار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات پنڈی بھٹیاں نے کلر والی زمینوں کی اصلاح کر کے دھان اور گندم کی بھرپور پیداوار لینے کے لیے مختلف تجربات کیے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق پاکستان کا 4.5 ملین ہیکٹر رقبہ سیم اور تھور سے متاثرہ ہے۔ صوبہ پنجاب میں ایسی شورزدہ زمینوں کا رقبہ تقریباً 1.234 ملین ہیکٹر ہے۔ یہ متاثرہ رقبہ ہماری زرعی پیداوار کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے اہداف کو پورا کرنے میں بڑی رکاوٹ ہے جبکہ کلر اور تھور سے متاثرہ رقبہ کی مختلف کیمیائی یا حیاتیاتی طریقوں سے اصلاح کر کے اسے فصلوں کے لئے قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے جبکہ ہلکی کلراٹھی زمینوں میں گندم کی اقسام، فیصل آباد-2008، اناج-2017 اور اجالا-2017 کاشت کی جا سکتی ہیں۔

شرح بیج اور وقت کاشت

کلر والی زمینوں میں عام زمینوں کی نسبت بیج کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اس لئے کلر والی زمینوں میں شرح بیج 50 سے 60 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کرنے کی سفارش کی جاتی ہے اور گندم کی فصل نومبر کے مہینے میں کاشت کر لینی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں اضافہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

کاشت سے پہلے بیج کو بھگونا

اگر زمین میں کلراٹھا پن ہو تو گندم کے بیج کا اُگاؤ کم ہوتا ہے کیونکہ زمین کے اندر کلراٹھے پن کی وجہ سے بیج پانی جذب نہیں کر سکتا جس سے بیج کا اگاؤ بہت متاثر ہوتا ہے۔ مشاہدہ میں آیا ہے کہ بعض اوقات بیج کاشت کرنے کے بعد کئی دن تک بیج کا اگاؤ نہیں ہوتا ایسی صورت میں اگر بیج کو درج ذیل کیمیائی مرکبات میں 12 گھنٹے کیلئے بھگو لیا جائے تو گندم کے بیج کا اگاؤ بہت اچھا ہوتا ہے۔

- نہر کے پانی میں
- جپسم کا محلول 2 فیصد
- پوٹاشیم سلفیٹ کا محلول 2 فیصد
- پوٹاشیم نائیٹریٹ کا محلول 2 فیصد
- پوٹاشیم ڈائی ہائیڈروجن فاسفیٹ کا محلول 2 فیصد

کلر والی زمینوں میں طریقہ کاشت

ڈرل کاشت

ایسی زمینیں جو ریتلی یا درمیانی کلراٹھی ہوں ان میں خشک طریقہ کاشت زیادہ موزوں ہوتا ہے اس مقصد کے لئے زمین کو 2 یا 3 دفعہ ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر نرم اور ہموار کریں بعد ازاں خشک زمین میں بیج کو ڈرل کے ذریعہ کاشت کر دیں اور اس کے بعد کھیت کو پانی لگا دیں۔ کاشت کے اس طریقہ سے نقصان دہ نمکیات زمین میں نیچے چلے جاتے ہیں اور اس دوران بیج بہتر طریقہ سے اُگ آتا ہے۔

گپ چھٹ طریقہ کاشت

یہ طریقہ ایسی درمیانی کلروالی زمینوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے جو بافت کے لحاظ سے درمیانی یا بھاری میرا ہوں اور پانی کو اچھی طرح جذب کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہوں۔ اگر زمین پہلی دفعہ زیرِ کاشت لائی جا رہی ہو تو اس میں چیزل ہل ضرور چلائیں اس کے بعد 2 سے 3 دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر اچھی طرح بھربھرا کرلیں اور کھیت کے کیارے بنا کر پانی کے ساتھ 50 کلوگرام فی ایکڑ گندھک کا تیزاب کھیت میں ڈال دیں۔ یہ خیال رکھیں کہ کھیت میں پانی 3 انچ کے قریب کھڑا ہو۔ پھر اس کھڑے پانی میں گندم کے بیج کو کم از کم 12 گھنٹے کاشت کرنے سے پہلے اوپر دیے گئے محلول یا پانی میں بھگولیں۔ کھیت میں اس طریقہ سے چھٹہ کریں کہ بیج زمین کے اندر چلا جائے یعنی چھٹہ ذرا زور سے کریں۔ کھیت میں گندھک کا تیزاب ڈالنے سے زمین کافی نرم ہو جاتی ہے اور بیج آسانی سے زمین کے اندر دھنس جاتا ہے۔ بیج کا چھٹہ کرنے کے فوراً بعد پانی کے اندر چھاپا یعنی درخت کی بڑی شاخ لے کر اسے پانی کے اندر کیاروں میں پھیر دیں اس سے جو گندم کا بیج زمین کی سطح پر رہ جاتا ہے وہ مٹی کے اندر چلا جائے گا۔ اس طریقہ میں خیال رکھیں کہ 8 سے 10 دن کے دوران کھیت کی اوپر کی سطح خشک نہ ہونے پائے اور گرمی زیادہ ہو تو ہلکا پانی لگا دیں اس طریقہ سے گندم کا اُگاؤ بہت اچھا ہوتا ہے۔

کھیلیوں پر کاشت

چکنی باڑہ زمینیں جہاں زمین کی بافت کی وجہ سے بارش اور آبپاشی کا پانی سطح زمین پر کھڑا رہتا ہے جس سے گندم کی فصل بری طرح متاثر ہوتی ہے ایسی صورت حال اکثر دھان کے کاشتہ علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ ایسی زمینوں کے لئے کھیلیوں پر گندم کاشت کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اس طریقہ میں زمین کو خشک حالت میں 2 سے 3 دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر اچھی طرح بھربھرا کر لیا جاتا ہے۔ زمین تیار کرنے کے بعد اوپر دیے ہوئے محلول میں بھگویا ہوا گندم کا بیج کھیت میں چھٹہ کر دیا جاتا ہے اور کھیت میں "12x"12 انچ فاصلہ پر رجر ہل کی مدد سے کھیلیاں بنا کر ان میں پانی لگا دیا جاتا ہے۔ اس دوران یہ خاص خیال رکھیں کہ پانی کھیلیوں میں "6 انچ اونچائی تک جائے۔ کھیلیوں کے سروں پر صرف ریج کے ذریعہ وتر پہنچے۔ اگر پانی کھیلیوں کے سروں تک لگا دیا تو گندم کا اُگاؤ بہت بُری طرح متاثر ہوگا۔ تجربات سے ثابت ہے کہ یہ طریقہ کاشت درمیانی کلروالی اور سخت بافت والی زمینوں کے لئے موزوں ہے۔

کلراٹھی زمینوں میں کھادوں کا استعمال

تھور زدہ زمینوں میں گندم کی فصل کو کھاد بجائی کے وقت نہ ڈالیں بلکہ بیج کے اُگنے کا انتظار کریں۔ اگر گندم کا اُگاؤ ٹکڑوں کی صورت میں ہو تو کھاد ان جگہوں پر ہی بکھیرنی چاہیے جہاں روئیدگی بہتر ہو اور ان جگہوں پر کم ڈالنی چاہیے جہاں پودوں کی تعداد بہت کم ہو۔ بعد ازاں فصل کی حالت کے مطابق کھاد ڈالیں۔ 4 بوری سنگل سپر فاسفیٹ، 2 بوری امونیم سلفیٹ اور ایک بوری پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ پہلی آبپاشی کے وقت استعمال کریں۔ گرامونیم سلفیٹ دستیاب نہ ہو سکے تو اس سے آدھی مقدار میں یوریا استعمال کرنی چاہیے۔ جدید تحقیق کے مطابق پوٹاش کی کھادوں سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کیلئے اگر پوٹاش کی کھاد کو دو اقساط میں گندم کی فصل میں ڈالا جائے تو بہتر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے جس میں پوٹاش کی کھاد کا 1/2 حصہ بجائی کے وقت اور دوسری قسط پہلے پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

بوران اور کاپر کا استعمال

کلراٹھی زمینوں میں بوران اور کاپر کی بڑھتی ہوئی کمی کی وجہ سے گندم کی نشوونما میں کمی کے خاطر خواہ اثرات مشاہدہ میں آئے ہیں۔ بوران اور کاپر کی کمی کے زیادہ اثرات پودوں کے نئے پتوں پر ظاہر ہوتے ہیں جس سے پتے گول ہو کر مڑ جاتے ہیں۔ بوران کی زمین میں کمی معلوم کرنے کیلئے لیبارٹری سے تجزیہ ضرور کروائیں۔ گندم کیلئے 3 کلوگرام بوریکس اور 2.5 کلوگرام کاپر زمین کی تیاری کے وقت استعمال کرنے سے گندم کی بہتر پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

طریقہ آبپاشی

بہتر اندرونی نکاس والی زمینوں میں فصل کے اُگنے کے 20 سے 25 دن بعد پہلی آبپاشی کریں جبکہ دھان کے علاقوں میں پہلی آبپاشی کاشت کے 30 سے 35 دن بعد کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ضرورت کے مطابق اس طرح آبپاشی کرتے رہیں کہ نمکیات جڑوں سے نیچے رہیں۔ سخت بافت کی تھور باڑہ زمینوں میں جن کا اندرونی نکاس کم ہو وہاں پہلی آبپاشی کے ساتھ 10 کلوگرام فی ایکڑ گندھک کا تیزاب ڈالنے سے گندم کی فصل پہلا پانی لگانے کے بعد پیلی نہیں ہوتی کیونکہ اس عمل سے زمین میں ہوا اور پانی کا گزر آسان ہو جاتا ہے۔ اگر ٹیوب ویل کے کھارے پانی کے ساتھ نہری پانی بھی میسر ہو تو دونوں کو باری باری استعمال کیا جائے۔ مثلاً دھان کی فصل کیلئے ٹیوب ویل کا پانی اور گندم کی فصل کیلئے نہری پانی۔ اسی طرح کپاس کیلئے ٹیوب ویل کا پانی اور گندم کیلئے نہری پانی استعمال کرنے سے زمین کو زیادہ خراب یعنی کلر سے متاثر ہونے سے بچایا جاسکتا ہے اگر صرف ٹیوب ویل کا کھارا پانی ہی استعمال کرنا مقصود ہو تو پانی کا تجزیہ کروا کر گندم کی بجائی سے قبل ضرورت کے مطابق جپسم کی مقدار کھیت میں ڈال دی جائے علاوہ ازیں زمین میں نامیاتی مادہ کیلئے گوبر کی کھاد، مرغیوں کی کھاد اور پتوں کی گلی سڑی کھاد ڈال کر کھارے پانی کے مضر اثرات سے فصلوں کو بچایا جاسکتا ہے۔

16 تا 31 اکتوبر 2024ء

زرعی سفارشات

چوہدری عبدالحمید -ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

گندم

- بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے گہرا ہل چلائیں تاکہ بوقت کاشت وتر مہیا ہو سکے۔
- زمین کی تیاری شروع کریں۔بیج اور کھاد کا انتظام کریں
- پنجاب کے تمام بارانی علاقوں کے لیے محکمہ زراعت کی منظورشدہ گندم کی اقسام پاکستان 2013، فتح جنگ 2016، بارانی 2017 ، مرکز۔19، ایم اے 21، نشان 21 اور عروج 22 کو 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کاشت کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں کے لیے فیصل آباد -2008، اجالا 2016، جوہر 2016، بورلاگ 2016، زنکول 2016،اناج 2017، فخر فخربھکر 17، بھکر سٹار 19، غازی۔ 19، اکبر۔ 19، ایم ایچ 21،سجانی 21، نشان 21، دلکش 20،این اے آر سی سپر،صادق 21، نواب 21، رہبر 21، ڈیورم 21 اور عروج 22 کے بیج کا انتظام کریں
- گندم کی بوائی کیلئے بیج کو صاف کر کے استعمال کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت یکم نومبر سے شروع ہوگی۔لہٰذا بروقت کاشت کے لیے زمین کی اچھی تیاری کریں۔وریال زمینوں میں دو تا تین دفعہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں۔اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور فصل کو غذائی اجزاء قابل حصول حالت میں مل جاتے ہیں۔آخری تیاری کے لیے ہلکی زمین میں ایک بار ہل اور سہاگہ دینا کافی ہوتا ہے جبکہ بھاری میرا زمین میں دو بار ہل او رسہاگہ دیں
- جڑی بوٹیوں کے مؤثر تدارک کے لیے داب کا طریقہ اپنائیں جسکے لیے راؤنی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی۔داب کا یہ طریقہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں باآسانی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے
- بروقت کاشت یکم تا 20 نومبر کے لیے شرح بیج 40 تا 45 کلوگرام، 21 نومبر تا 10 دسمبر شرح بیج 50 کلوگرام اور کھڑی کپاس میں کاشت کے لیے شرح بیج 55 تا 60 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ بیماری، جڑی بوٹیوں کے بیج سے پاک، صاف ستھرا اور صحت مند بیج کا ہی انتخاب کریں۔بیج کے اُگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کر لینا چاہیے
- کاشت سے پہلے بیج کو محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں تاکہ فصل بیماری سے محفوظ رہے

نوٹ: فیصل آباد 2008 اور پاکستان 13 کنگی سے متاثر ہوتی ہیں اس لیے ان کو کم رقبہ پر کاشت کریں

روغندار اجناس: توریا، رایا اور سرسوں (کینولا)

- کاشتکار زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کینولا یعنی میٹھی سرسوں کاشت کریں۔اگر علیحدہ رقبہ میسر نہ ہو تو ستمبر کاشتہ کماد، چنے، گندم اور برسیم وغیرہ میں کامیابی سے اس کی مخلوط کاشت کی جا سکتی ہے
- بیج کے حصول اور کاشتی امور کی رہنمائی کے لیے محکمہ زراعت توسیع کے عملہ سے رجوع کریں
- ربیع اقسام میں سے کینولا اقسام پی اے آر سی کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، سپر کینولا، ٹی ایم کینولا اور ساندل کینولا و دیگر منظورشدہ مخلوط اقسام کا وقت کاشت شمالی پنجاب میں 20 ستمبر تا 20 اکتوبر، وسطی اور جنوبی پنجاب میں یکم تا 31 اکتوبر، سپر رایا، خانپور رایا، چکوال رایا، چولستان رایا، کیزولا، بارانی سرسوں، بارانی سٹار، چکوال سرسوں کا 15 اکتوبر تک اور سرسوں ڈی جی ایل اور روہی سرسوں کا یکم تا 31 اکتوبر تک ہے جبکہ یو اے ایف 11 کا 15 اکتوبر تک ہے
- تارامیرا کا وقت کاشت بارانی علاقوں میں آخر اکتوبر تک اور آبپاش علاقوں میں شروع اکتوبر تا وسط نومبر ہے
- شرح بیج آبپاش علاقوں کے لیے ڈیڑھ تا دو کلوگرام جبکہ بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ رکھیں

- فصل کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھائیوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں
- آبپاش علاقوں میں سفارش کردہ فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹرجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت اور بقیہ نائٹرجنی کھاد کو دو اقساط میں یعنی آدھی مقدار پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی مقدار پھول آنے سے پہلے ڈالیں جبکہ بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں
- تیلدار اجناس کا بیج (NARC) اسلام آباد، پنجاب سیڈ کارپوریشن، مختلف زرعی تحقیقاتی اداروں مثلاً شعبہ روغندار اجناس (AARI) فیصل آباد، روغندار اجناس ریسرچ اسٹیشن خانپور، ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ (RARI) بہاولپور، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI) چکوال اور مستند پرائیویٹ کمپنیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے

کپاس

- پٹڑیوں پر کاشت کی گئی کپاس کے لیے آخری پانی 15 اکتوبر تک لگائیں۔اس میں تاخیر فصل کے لیے نقصان دہ ہے
- چنائی صبح 10 بجے شبنم خشک ہوجانے کے بعد شروع کریں اور شام 4 بجے تک بند کردیں
- اگر بارش کا امکان ہو تو چنائی نہ کریں اور بارش کے بعد اس وقت تک چنائی نہ کریں جب تک کھلی ہوئی کپاس اچھی طرح خشک نہ ہوجائے
- چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کر کے اوپر کی طرف جائیں تاکہ سوکھے پتے چُنی ہوئی کپاس (پھٹی) میں شامل نہ ہوں
- صرف اچھی طرح کھلے ہوئے ٹینڈوں کی چنائی کریں
- چنائی کرنے والوں کو پُرکشش معاوضہ دیں تاکہ وہ پھٹی کا وزن بڑھانے کے لئے کچے ٹینڈے، پتے اور کھوکھڑیاں توڑ کر اس میں شامل نہ کریں
- چنی ہوئی کپاس کو کھیت میں گیلی اور نمدار جگہ کی بجائے خشک جگہ پر سوتی کپڑا بچھا کر رکھیں تاکہ یہ آلودہ نہ ہو
- آخری چنائی والی کپاس کا ریشہ کمزور اور بیج اُگنے کے قابل نہیں رہتا لہٰذا آخری چنائی کی پھٹی ہمیشہ علیحدہ رکھیں
- امریکن کپاس کی چنائی 15 تا 20 دن کے وقفہ سے کریں تاکہ کھلی ہوئی کپاس ضائع یا خراب نہ ہو
- گلابی سنڈی سے متاثرہ ٹینڈوں کی روئی کی آمیزش اچھی کپاس میں نہ کریں ورنہ کپاس کی کوالٹی خراب ہوجائے گی یعنی اس میں پیلاہٹ والی کپاس شامل ہونے سے اس کا معیار خراب ہوجائے گا اور اس کی قیمت کم ملے گی کیونکہ کپڑا بننے کے دوران ایسی کپاس پر رنگائی کا عمل صحیح نہیں ہوپاتا
- چنائی کرنے والوں کو ایک ہنرمند سپروائزر کی نگرانی میں ایک قطار میں ایک ہی سمت میں چلنا چاہیئے
- چنائی کرنے والوں کو چاہیئے کہ اپنے سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر چنائی کریں تاکہ اس میں بال وغیرہ شامل نہ ہوسکیں اور روئی کی کوالٹی متاثر نہ ہو
- کپاس کی چنائی کے لئے سوتی کپڑے کی جھولیاں استعمال کریں
- پھٹی کو کھیت سے جننگ فیکٹری یا سٹور تک منتقل کرنے کے لیے پٹ سن، پولیتھین/ پولی پراپلین یا پلاسٹک وغیرہ کی بجائے سوتی کپڑے کے بورے استعمال کریں اور بوروں کی سلائی سوتی ڈوری کے ساتھ کریں۔ پٹ سن کی سُتلی، پلاسٹک کی ڈوریاں ہرگز استعمال نہ کریں
- سٹور میں رکھی جانے والی کپاس مین نمی 8 سے 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے
- سٹور ہوا دار اور اس کا فرش پختہ اور خشک ہونا چاہیے۔ اگر سٹور کا فرش کچہ ہو تو پلاسٹک ضرور بچھانا چاہیے۔ بہتر ہے کہ خشک ریت کی تہہ بچھا کر اس پر پلاسٹک بچھایا جائے اور پھر پلاسٹک کے اوپر کپاس رکھی جائے
- اگر کپاس کو باہر اور کھلا رکھنا مقصود ہو تو اونچی اور خشک زمین پر ریت کی پتلی سی تہہ پر پلاسٹک بچھا کر اس کے اوپر موصلی نما ڈھیروں میں رکھا جائے۔ بارش ہونے کی صورت میں ڈھیروں کو ترپالوں سے ڈھانپ دیا جائے جب مطلع صاف ہو جائے تو ترپالیں ڈھیروں سے اتار دیں
- گلابی سنڈی، سفید مکھی، ملی بگ اور لشکری سنڈی کے خلاف ضرورت کے مطابق محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زہروں کا سپرے کریں

دھان

- موٹی اقسام کے لیے کٹائی اور پھنڈائی کا عمل شروع کریں۔ کٹائی اس وقت کریں جب سٹہ کے اوپر والے دانے پک چکے ہوں اور نیچے والے دو تا تین دانے ابھی ہرے ہوں۔ اس وقت دانے میں نمی 20 تا 22 فیصد ہوتی ہے۔ پھنڈائی شدہ دانوں کو خشک کرنے کا بندوبست کریں تاکہ دانوں میں نمی 12 تا 13 فیصد رہ جائے
- فصل کی برداشت اگر مشین سے کروانی ہو تو ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا) استعمال کریں اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو ایسی کمبائن مشین استعمال کریں جس میں دھان کی کٹائی کیلیے ایڈجسٹمنٹ ہو تاکہ دانے کم ٹوٹیں
- باسمتی اقسام میں دانہ بھرتے وقت پانی کی کمی نہ آنے دیں
- باسمتی اقسام کو آخری پانی کٹائی سے 15 تا 18 دن پہلے لگائیں

- پچھیتی اقسام پر پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight)، برگی بھورے دھبے (Brown Leaf Spot) اور بلاسٹ (Paddy Blast) نیز پتہ لپیٹ سنڈی کے حملہ کی صورت میں زرعی توسیع اور پیسٹ وارننگ کے مقامی عملے کے مشورہ سے مناسب محفوظ زہروں کا سپرے جاری رکھیں
- دھان کی فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے رائس سٹرا چاپر کے ساتھ کتر کر کھیت میں ملا دیں تا کہ ان باقیات کی تلفی کے ساتھ زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو۔ کیونکہ جلانے کی وجہ سے جوسموگ اور فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس سے بچا جا سکے

کماد

- فروری کاشتہ فصل کو 20 تا 30 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- اگر ستمبر کاشت مکمل نہ ہوئی ہو تو اس کو جلد مکمل کریں۔ صرف محکمہ زراعت کی منظورشدہ اقسام ہی کاشت کریں
- ستمبر کاشت کے لیے درمیانی زمین میں ساڑھے تین بوری یوریا+ اڑھائی بوری ڈی اے پی+ دو بوری ایس او پی/ پونے دو بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری یوریا + ساڑھے چھ بوری ایس ایس پی (18%)+ دو بوری ایس او پی/ پونے دو بوری ایم او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔ فاسفورسی اور پوٹاش والی کھادوں کی پوری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کا 1/4 حصہ بوقت بوائی جبکہ بقیہ نائٹروجنی کھاد کا 1/3 حصہ کاشت کے ایک ماہ بعد جبکہ باقی بالترتیب مارچ کے آخر اور اپریل میں مٹی چڑھاتے وقت ڈالیں

چارہ جات

- برسیم کی کاشت جاری رکھیں۔ شرح بیج 8 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ شام کے وقت کاشت کرنے سے برسیم کی فصل کا اگاؤ اچھا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ 18 فیصد + آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی بوقت کاشت ڈالیں
- لوسرن کی کاشت شروع کریں۔ اس کا وقت کاشت 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک ہے۔ چھٹہ کی صورت میں شرح بیج 6 تا 8 کلوگرام اور ڈرل یا کیرا کی صورت میں شرح بیج 4 تا 6 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی یا دو بوری نائٹروفاس + ڈیڑھ بوری ایس ایس پی (18%) آدھی بوری ایس او پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%)+ ایک بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی یا ایک بوری نائٹروفاس + ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + تین بوری ایس ایس پی (18%) اور آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ ڈالیں تا کہ متواتر اچھی پیداوار حاصل ہوتی رہے
- برسیم اور لوسرن کے بیج کو بوائی سے پہلے جراثیمی ٹیکہ لگائیں
- جئی کی کاشت کے لیے شرح بیج 32 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔ ادارہ چارہ جات سرگودھا کی منظور شدہ اقسام سپرگرین جئی اور ایور گرین جئی، ایس 2000، برکت اور سرگودھا جئی 2011 اچھی پیداوار دینے والی اقسام ہیں۔ قومی زرعی تحقیقاتی ادارہ اسلام آباد کی قسم این اے ارسی جئی اور تحقیقاتی اسٹیشن برائے چارہ جات فیصل آباد کی قسم اوٹس فیصل آباد-1 اور فیصل آباد اوٹس-2 بھی بہتر پیداوار کی حامل ہیں۔ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%)+ ڈیڑھ بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ بوقت کاشت استعمال کریں

لہسن

- شمالی پنجاب کے لیے لہسن کا وقت کاشت آخر ستمبر تا وسط اکتوبر اور وسطی اور جنوبی پنجاب کے لیے اکتوبر کا مہینہ ہے۔ منظورشدہ اقسام لہسن گلابی اور این اے آرسی۔1 ہیں
- تیارشدہ زمین کو پانچ پانچ مرلے کی کیاریوں میں تقسیم کرلیں۔ ہر کیاری کا ہموار ہونا ضروری ہے۔ پوتھیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کریں۔ پوتھی کو زمین میں دو تین سینٹی میٹر گہرا دبا دیا جائے۔ اس کی جڑوں والا حصہ زمین میں رہنا چاہیے اور اوپر والا نوکدار حصہ باہر نظر آئے۔ پودے سے پودے کا فاصلہ چار انچ اور لائنوں کا فاصلہ آٹھ تا دس انچ ہونا چاہیے
- عام اقسام کے لیے درمیانے اور بڑے سائز کی صحت مند 200 کلوگرام پوتھیاں فی ایکڑ استعمال کریں۔ جبکہ این اے آرسی۔1 کے لیے شرح بیج 800 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- 20 تا 25 ٹن فی ایکڑ گوبر کی کھاد ایک ماہ پہلے کھیت میں ڈال دی گئی ہو تو اچھی پیداوار ممکن ہے۔ دو بوری ڈی اے پی اور دو بوری ایس او پی فی ایکڑ زمین کی تیاری کے وقت استعمال کریں

ٹنل ٹیکنالوجی

- موسم گرما کی اگیتی سبزیاں اگانے کے لیے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ ٹنل ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت (توسیع) یا ہارٹیکلچر ایکسٹنشن کے عملہ سے رابطہ کریں اور سبزیوں کی اگیتی اور زیادہ پیداوار لے کر اپنی آمدن میں خاطرخواہ اضافہ کریں۔
- ٹنل میں کھیرا اور گھیا کدو کی براہ راست کاشت بالترتیب 25 اکتوبر تا 15 دسمبر اور یکم نومبر تا 15 دسمبر کی جا سکتی ہے۔
- ٹماٹر اور شملہ مرچ کی پنیری پر انٹراکال، ٹاپسن ایم یا ریڈومل کا ایک فیصد محلول چھوٹے فوارے سے سپرے کریں۔

سفارشات برائے کاشتکاران

16 تا 31 اکتوبر 2024ء

ملک محمد اکرم، ناظم اعلیٰ زراعت (اصلاح آبپاشی) پنجاب

- دھان کی کٹائی کے بعد دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں اس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر زیرو ٹیلیج ڈرل، ہیپی سیڈر یا پاک سیڈر میسر ہو تو کوشش کریں کہ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں گندم کی فصل ڈرل سے کاشت کریں
- ناہموار کھیتوں میں پانی لگانے کی صورت میں سب سے پہلے نشیبی جگہوں میں پانی بھرتا ہے جبکہ کاشتکار کی مجبوری ہوتی ہے کہ جب تک پانی اونچی جگہوں تک نہ پہنچ جائے اسے بند نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا کرتے ہوئے ہموار کھیت کی نسبت آبپاشی کے لیے دُگنا پانی اور وقت لگ جاتا ہے۔ اس طرح پانی کے نقصان کے علاوہ زیر کاشت رقبہ کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی میسر نہیں ہو پاتا۔ بہت سی فصلیں مثلاً آلو، مکئی، کھیرا وغیرہ اتنی حساس ہیں کہ اگر ان کی جڑیں 24 گھنٹوں سے زیادہ عرصہ پانی میں ڈوبی رہیں تو بڑھوتری بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ لہٰذا فصلات کے یکساں اگاؤ، بہتر پیداوار کے حصول اور قیمتی پانی کی بچت کے لیے فصل کاشت کرنے سے پہلے زمین کو لیزر لینڈ لیولر سے ضرور ہموار کریں
- آلو کی فصل کاشت کرنے سے قبل زمین کو لیزر لینڈ لیولنگ سے اچھی طرح ہموار کر لیں۔ آلو کی کم پانی سے بہتر اور معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لیے ڈرپ نظامِ آبپاشی کے ذریعے کاشت کریں
- موسمی حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے امرود اور ترشاوہ پھلوں کے باغات کو 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- گاجر کی فصل کے بہتر اگاؤ کے لیے بیج بونے کے بعد ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کریں۔ اگاؤ کے بعد فصل کو ضرورت کے مطابق ہفتہ میں ایک بار پانی دیں۔ واضح رہے کہ مناسب وقفے سے پانی دینے سے زمین نرم اور بھربھری رہتی ہے جس سے اچھی کوالٹی کی گاجر حاصل ہوتی ہے
- مکئی کی فصل کو عموماً 10 تا 12 مرتبہ پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن دوسری طرف یہ فصل پانی کی زیادتی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا بارش کے بعد فالتو پانی فوراً کھیت سے نکال دینا چاہیے۔ پھول آنے اور دانے کی دودھیا حالت میں فصل کو سوکا نہ آنے دیں

- سبزیوں کے کاشتکار آبپاشی کرتے وقت اس بات کو ضرور مدِنظر رکھیں کہ آبپاشی کے لیے استعمال ہونے والا پانی نہری یا پینے کے قابل ہو کیونکہ گندے اور آلودہ پانی کے استعمال سے تیار ہونے والی سبزیاں انسانی صحت کے لیے مضر ہوتی ہیں
- ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے، زرعی مداخل کی لاگت میں کمی لانے اور فی ایکڑ زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے ڈرپ نظام آبپاشی کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب کروائیں

- زمین میں نمی کی مقدار معلوم کرنے کے لیے مائسچر میٹر (Moisture Meter) کا استعمال کریں اور پانی کی مطلوبہ مقدار بروقت فراہم کریں
- کھالا جات کی اصلاح، آبی تالابوں کی تعمیر، جدید نظامِ آبپاشی چلانے کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی اور جدید نظامِ آبپاشی کی تنصیب کے لیے شعبہ اصلاحِ آبپاشی کے مقامی عملہ سے رابطہ کریں۔

مشینی کاشت اپنائیں ۔ زرعی پیداوار بڑھائیں

حکومت پنجاب

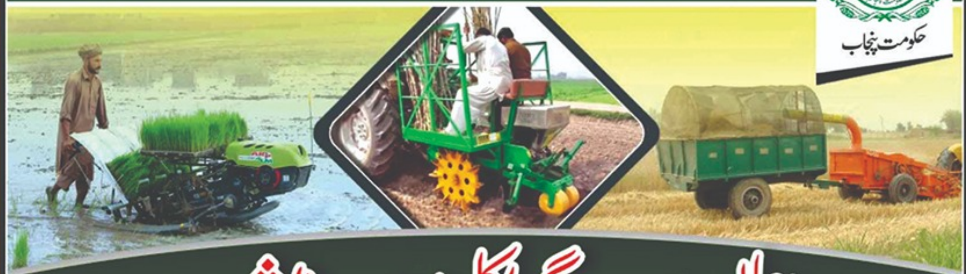

وزیر اعلیٰ پنجاب ایگریکلچر ٹرانسفارمیشن پلان

فصلوں کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

حکومت پنجاب کی طرف سے تمام اضلاع میں سبسڈی پر زرعی مشینری/آلات کی فراہمی کیلئے کاشتکاروں سے درخواستیں مطلوب ہیں

کاشتکاروں کو مشینوں کی خرید کے لئے **60 فیصد** (زیادہ سے زیادہ 5 لاکھ روپے) **سبسڈی کی فراہمی**

درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ
31 اکتوبر 2024

شرائط

- درخواست گزار کم از کم 50 ہارس پاور کے ٹریکٹر (خود چلنے والی مشینری کے علاوہ) کا مالک ہو۔
- نہری علاقوں میں 25 ایکڑ اور بارانی علاقوں میں 50 ایکڑ تک زرعی اراضی کا مالک/مزارع ہو۔
- کاشتکار/سروس پرووائیڈر منصوبے کی مدت کے دوران دوسرے کسانوں کو کرایہ پر خدمات دینے کا پابند ہوگا۔
- اس سکیم کے تحت مشینری/آلات کے حصول کیلئے پنجاب کے کسی دوسرے مرکز/ضلع سے درخواست نہ دی ہو۔
- الاٹمنٹ لیٹر کے اجراء کے 10 دن کے اندر منظور شدہ فرموں/کمپنیوں کے پاس بکنگ کرانا ضروری ہوگا ورنہ مالی امداد منسوخ تصور ہوگی۔ جسے کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا اور یہ مالی امداد ویٹنگ لسٹ میں موجود اگلے اہل درخواست گزار کو دے دی جائے گی۔
- پہلے 4 سالوں کے دوران کسی بھی شکل میں مشینری کسی دوسرے شخص کو فروخت یا منتقل نہیں کرے گا/گی۔
- درخواست گزار کو متعلقہ ضلع کے اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر/اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایگریکلچرل انجینئرنگ کے تحت آپریشن، خرابیوں کی دوری/مرمت اور دیکھ بھال کے متعلق ایک دن کی تربیت حاصل کرنا ہوگی اور الاٹمنٹ کمیٹی کے فیصلے کی پابندی کرے گا/گی۔

Scan for Website

کاشتکار درخواست فارم بمعہ تفصیل زرعی مشینری/آلات
محکمہ زراعت کی ویب سائٹ www.agripunjab.gov.pk
اور field.agripunjab.gov.pk سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں
یا متعلقہ ضلع کے اسسٹنٹ ایگریکلچرل انجینئر (فیلڈ) سے حاصل کرنے کے بعد
درخواست فارم مطلوبہ کاغذات بشمول بیان حلفی (300 روپے کے ای-اسٹامپ پیپر پر) متعلقہ دفتر میں جمع کرائیں

Scan for Facebook

مزید معلومات و رہنمائی کے لئے

ایگریکلچرل ہیلپ لائن (پیر تا ہفتہ) **0800-17000** صبح 8 بجے تا رات 8 بجے تک کال کریں

محکمہ زراعت حکومت پنجاب

نظامت اعلیٰ زراعت (فیلڈ) پنجاب

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب دھان کے مڈھوں کو آگ لگانے اور سموگ پر قابو پانے کیلئے لاہور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب سروس ڈلیوری میں بہتری کیلئے لاہور میں منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں
پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت اسامہ خان لغاری اور سیکرٹری زراعت افتخار علی سہو بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب سے میجر جنرل شاہد نذیر ڈائریکٹر جنرل لمز لاہور میں ملاقات کر رہے ہیں
افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں

سید عاشق حسین کرمانی وزیر زراعت ولائیوسٹاک پنجاب لاہور میں مقامی ٹریکٹر انڈسٹری کے نمائندگان سے ملاقات کر رہے ہیں
افتخار علی سہو سیکرٹری زراعت پنجاب بھی موجود ہیں